رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷

REGD No P-67

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ششماہی
۳ روپے ۵۰
ممالک غیر
۷ روپے ۵۰
فی پرچہ
۱۳ نئے پیسے

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

جلد ۸ | ۱۲ تبلیغ ۱۳۳۸ ہش - ۳ شعبان ۱۳۷۸ھ - ۱۲ فروری ۱۹۵۹ء | نمبر ۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ:۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی عام صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ ٹانگ اور دانت کی درد میں بھی قدرے آرام ہے، احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد کامل صحت عطا فرمائے اور اپنے فضل سے کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین۔

ربوہ ۹ فروری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ان دنوں علاج کی غرض سے لاہور میں قیام فرما ہیں۔ احباب کرام حضرت ممدوح کی کامل شفایابی کے لئے التزام سے دعا فرماتے رہیں۔

قادیان ۹ فروری۔ ملک میں اناج کی گرانی کے پیش نظر حکومت کی طرف سے مختلف شہروں میں سستے نرخ پر فروخت کئے جانے والے آٹے اور گندم کے ڈپو کھولے گئے ہیں۔ چنانچہ قادیان میں چار ڈپو منظور ہوئے جن میں سے ایک جماعت احمدیہ نے خدمت خلق کے جذبہ کے ماتحت حاصل کیا ہے اور اس نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ اس ڈپو پر علاوہ احمدی احباب کے کافی تعداد میں غیر مسلم دوست بھی سرکاری نرخ پر آٹا اور گندم نہایت سہولت سے حاصل کر رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ بہتر رنگ میں ...

زندہ خدا کی تازہ تجلیات ہی انسان کو زندہ ایمان سے فیض یاب کرتی ہیں

کلمات طیبات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(۱)

"اسلام ایک ایسا بابرکت اور خدا نما مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص سچے طور پر اس کی پابندی اختیار کرے اور ان تعلیموں اور ہدایتوں اور وصیتوں پر کاربند ہو جائے جو خدا تعالیٰ کے پاک کلام قرآن شریف میں مندرج ہیں تو وہ اسی جہان میں خدا کو دیکھ لے گا۔ وہ خدا جو دنیا کی نظر سے ہزاروں پردوں میں ہے۔ اس کی شناخت کے لئے بجز قرآنی تعلیم کے اور کوئی بھی ذریعہ نہیں، قرآن شریف معقولی رنگ میں اور آسمانی نشانوں کے رنگ میں نہایت سہل اور آسان طریق سے خدا تعالیٰ کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ اور اس میں ایک برکت اور قوت جاذبہ ہے۔ جو خدا کے طالب کو دمبدم خدا کی طرف کھینچتی اور سکینت اور اطمینان بخشتی ہے۔ اور قرآن شریف پر سچا ایمان لانے والا صرف فلسفیوں کی طرح یہ ظن نہیں رکھتا کہ اس پر حکمت عالم کا بنانے والا کوئی ہونا چاہئے بلکہ وہ ایک ذاتی بصیرت حاصل کر کے اور ایک پاک رؤیت سے مشرف ہو کر یقین کی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے کہ فی الواقع وہ صانع موجود ہے۔ اور اس پاک کلام کی روشنی حاصل کرنے والا محض خشک معقولیوں کی طرح یہ گمان نہیں رکھتا کہ خدا واحد لاشریک ہے۔ بلکہ صدہا چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ جو اس کا ہاتھ پکڑ کر ظلمت سے نکالتے ہیں واقعی طور پر مشاہدہ کر لیتا ہے کہ درحقیقت ذات اور صفات میں خدا کا کوئی بھی شریک نہیں۔ اور نہ صرف اس قدر بلکہ وہ عملی طور پر دنیا کو دکھا دیتا ہے کہ وہ ایسا ہی خدا کو سمجھتا ہے اور وحدت الٰہی کی عظمت ایسی اس کے دل میں سما جاتی ہے کہ وہ الٰہی ارادہ کے آگے تمام دنیا کو ایک مرے ہوئے کیڑے کی طرح بلکہ مطلق لاشئے اور سراسر کالعدم سمجھتا ہے۔"

(۲)

"زندہ ایمان لانا ہرگز ممکن نہیں جب تک انسان زندہ خدا کی تجلیات اور آیات عظیمہ سے فیض یاب نہ ہو۔ یوں تو بجز دہریہ لوگوں کے تمام دنیا کسی نہ کسی رنگ میں خدا تعالیٰ کے وجود کی قائل ہے۔ مگر چونکہ وہ قائل ہونا محض اپنا خود تراشیدہ خیال ہے۔ اور زندہ خدا کی اپنی ذاتی تجلّی سے نہیں ہے اس لئے ایسے خیال سے زندہ ایمان حاصل نہیں ہو سکتا جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے انا الموجود کی آواز زندہ طاقتوں کے ساتھ معجزانہ رنگ میں اور خارق عادت کے طور پر سنائی نہ دے۔ اور فعلی طور پر اس کے ساتھ بڑے زبردست نشان نہ ہوں۔ اس وقت تک اس زندہ خدا پر ایمان آ نہیں سکتا۔ ایسے لوگ محض سنی سنائی باتوں کا نام خدا یا پرمیشر رکھتے ہیں۔ اور صرف گلے پڑا ڈھول بجا رہے ہیں۔ اور اپنی منطق کی حد سے زیادہ لاف و گزاف اپنا پیشہ بنا رکھا ہے۔

حقیقی خدا دانی تمام اسی میں منحصر ہے کہ اس زندہ خدا تک رسائی ہو جائے۔ کہ جو اپنے مقرب الخاص لوگوں سے نہایت صفائی سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اور اپنی پر شوکت اور لذیذ کلام سے ان کو تسلی اور سکینت بخشتا ہے اور جس طرح ایک انسان دوسرے انسان سے ہمکلام ہوتا ہے۔ صاف اور کھلے طور پر ... جو بکلی شک و شبہ سے پاک ہے ان سے باتیں کرتا ہے۔ ان کی بات سنتا ہے اور اس کا جواب دیتا ہے۔ اور ان کی دعاؤں کو سن کر دعا کے قبول کرنے سے ان کو اطلاع بخشتا ہے۔ اور ایک طرف لذیذ اور پُرشوکت قول سے اور دوسری طرف معجزانہ فعل سے اور اپنے قوی اور زبردست نشانوں سے ان پر ثابت کر دیتا ہے کہ میں ہی خدا ہوں۔"

(۳)

"پس جو مذہب اس خدا کو جس کا ان صفات سے متصف ہونا ثابت ہے پیش نہیں کرتا۔ اور ایمان کو صرف گذشتہ قصوں کہانیوں اور ایسی باتوں تک محدود رکھتا ہے۔ جو دیکھنے اور سننے میں نہیں آئی ہیں۔ وہ مذہب ہرگز سچا مذہب نہیں ہے۔ اور ایسے فرضی خدا کی پیروی ایسی ہے کہ جیسے ایک مُردہ سے یہ توقع رکھنا کہ وہ زندوں جیسے کام کرے گا۔ ایسے خدا کا ہونا نہ ہونا برابر ہے جو ہمیشہ تازہ طور پر اپنے وجود کو آپ ثابت نہیں کرتا گویا وہ ایک بُت ہے جو نہ بولتا ہے اور نہ سنتا ہے اور نہ سوال کا جواب دیتا ہے اور نہ اپنی قادرانہ قوت کو ایسے طور پر دکھا سکتا ہے جو ایک پکا دہریہ بھی اس میں شک نہ کر سکے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ جیسے ہمیں روشنی بخشنے کے لئے ہر روز تازہ طور پر آفتاب نکلتا ہے۔ اور ہم اس قدر قصہ سے کچھ فائدہ نہیں اُٹھا سکتے اور نہ کچھ تسلی پا سکتے ہیں۔ کہ ہم اندھیرے میں ہوں اور نہ روشنی کا نام و نشان نہ ہو۔ اور یہ کہا جائے کہ آفتاب تو ہے مگر وہ کبھی پہلے زمانہ میں طلوع کرتا تھا اور اب وہ ہمیشہ کے لئے پوشیدہ ہے۔ ایسا ہی وہ حقیقی آفتاب جو دلوں کو روشن کرتا ہے۔ ہر روز تازہ بتازہ طلوع کرتا ہے۔ اور اپنی قولی و فعلی تجلیات سے انسان کو حصہ بخشتا ہے۔ وہی خدا سچا ہے۔ اور وہی مذہب سچا جو ایسے خدا کے وجود کی بشارت دیتا ہے اور ایسے خدا کو دکھلاتا ہے۔ زندہ خدا سے نفس پاک ہوتا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

جلسہ ہائے یوم مصلح موعود

احباب جماعت بخوبی جانتے ہیں کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا دن سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں نہایت درجہ اہمیت رکھتا ہے۔ اس دن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے وحی پاکر وہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی۔ جو حضرت مصلح موعود سے متعلق ہے۔ اور جس کے ہم سب زندہ گواہ ہیں۔ تمام جماعتوں کو چاہئے کہ اس روز اپنے یہاں خاص جلسوں کا اہتمام کریں اور اپنوں کو دیگر احباب کو اس پیشگوئی سے واقف و آگاہ کریں۔ اور بعد انعقاد جلسہ مختصر رپورٹ دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرماویں۔

اس موقعہ پر اخبار بدر کا خاص نمبر شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے سامان آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا

ہفت روزہ بدر قادیان ـــ مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۵۹ء

مرکزی دینی درسگاہ

اسی پرچہ میں جناب ناظر صاحب تعلیم و تربیت کی طرف سے ایک ضروری تحریک شائع ہو رہی ہے جس میں احباب جماعت کی توجہ اس مرکزی دینی درسگاہ کی طرف مبذول کرائی گئی ہے جس کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں ڈالی گئی۔ اور اس کے فارغ التحصیل علماء آج اکناف عالم میں اعلائے کلمۃ اللہ کے فریضہ کی انجام دہی میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ منظم طور پر تبلیغی میدان میں خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کا یہ کارنامہ جملہ دیگر اسلامی فرقوں میں ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ خاص طور پر غیر ممالک میں جس کامیابی کے ساتھ تبلیغ اسلام کے پروگرام کو وسیع کیا جا رہا ہے۔ اس کے باعث جماعت کا ہر فرد بجا طور پر فخر کر سکتا ہے۔

یوں تو تبلیغ حق کا فریضہ ہر سچے مسلمان پر واجب اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام سبھی مسلمانوں کا مشترکہ کام ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ جس طرح ہر شخص ہر بات کا اہل نہیں ہو سکتا اسی طرح گوناں گوں مصروفیات کے باعث جماعت کے ہر ممبر پر اس فریضہ کی بجا آوری بھی مشکل ہے۔ اسی لئے خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں تمام مسلمانوں کو اصولی ہدایت دی ہے۔ کہ

وما کان المؤمنون لینفروا
کافۃ فلولا نفر من
کل فرقۃ منھم طائفۃ
لیتفقھوا فی الدین و
لینذروا قومھم اذا
رجعوا الیھم لعلھم
یحذرون (توبہ ع ۱۵)

یعنی مومنوں کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب اکٹھے ہو کر تعلیم دین کے لئے نکل پڑیں پس کیوں نہ ہو کہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا۔ تا کہ وہ دین پوری طرح سیکھتے اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر بے دینی سے ہوشیار کرتے تاکہ وہ گمراہی سے ڈرنے لگیں۔

اگر ہم اس آیت کریمہ کا مفہوم ذہن میں رکھتے ہوئے اس بات پر غور کریں تو یہ بات بآسانی سمجھ میں آ سکتی ہے کہ مرکزی درسگاہ مدرسہ احمدیہ کی بنیاد تمام تر اسی ارشاد خداوندی کی تعمیل کی غرض سے ہے۔ اور نصف صدی سے زائد عرصہ گذر رہا ہے کہ خدا کے فضل سے یہ درسگاہ اس غرض کو نہایت عمدگی سے پورا کر رہی ہے۔ اس حالت میں ہر آنے والی نسل کا کام ہے کہ وہ پہلوں کی جگہ لینے کیلئے میدان میں آتی چلی جائے اور اپنے آپ کو ان ذمہ داریوں کے اٹھانے اور ان سے کما حقہٗ عہدہ برآ ہونے کے قابل بنائے۔ اس کی صورت یہی ہو سکتی ہے کہ اس مرکزی درسگاہ میں طلباء کی تعلیم و تدریس کا سلسلہ منقطع نہ ہونے پائے۔ اور اس روحانی تربیت گاہ کے فوائد سے ملک کے ہر کونہ میں بسنے والا احمدی نہ صرف خود متمتع ہو بلکہ اپنے تعلق داروں اور حلقہ احباب کو بھی فائدہ پہنچائے۔ اور اس طریق پر یہ سلسلہ نسلاً بعد نسلٍ اس وقت تک چلا جائے جب تک کہ ساری دنیا ہی اسلام کی زندگی بخش حقیقی تعلیم سے فیض یاب ہو جائے!!

دنیا کے حالات بڑی سرعت سے بدل رہے ہیں۔ مختلف نظریات و خیالات یکے بعد دیگرے غلط ثابت ہو رہے ہیں۔ بڑے بڑے دانشور اُلجھے ہوئے دنیوی معاملات کو سلجھانے کے لئے عقل کے گھوڑے دوڑا رہے ہیں۔ مگر ہزاروں کوششوں کے باوجود کوئی بھی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکل رہا۔ اور دانشوروں کی کوششیں بجائے انسانیت کی کوئی قابل قدر خدمت ادا کرنے کے اپنے ہاتھوں سے ہی اس کی تباہی کے صدہا سامان تیار کر رہی ہے۔ وہ وقت دور نہیں جب مادیت کے پرستار خالص روحانی قدروں کی طرف متوجہ ہوں گے۔ کیونکہ انہیں سے انسانیت کے حقیقی مقام کا علم ہوتا اور اس کی قدر و منزلت پہچانی جاتی ہے۔ اس کے بغیر ساری دنیا کے لئے امن کا منہ دیکھنا محال ہے۔ خالص روحانیت ہی انسان کو دوسروں کے لئے زندہ رہنے کا سبق سکھاتی اور ایثار و قربانی کا درس دیتی ہے۔ اور اسی چیز کی اس وقت دنیا کو زیادہ ضرورت ہے۔ لالچ اور مفاد پرستی اور خود غرضی انسانوں کو انسان سے جُدا تو کر سکتی ہے۔ مگر دو روحوں کو آپس میں ملا نہیں سکتی!!

الغرض اس الحاد اور بے دینی کے زمانہ میں جس طور سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اسلام کے پُرامن اور زندگی بخش پیغام کو پیش کیا ضروری ہے کہ ہر آنے والی نسل کے زیادہ سے زیادہ افراد مرکز کے دینی اور پاکیزہ ماحول میں رہ کر پہلے خود دین اسلام کی حقیقی تعلیم سے واقف و آگاہ ہوں اور بعد تکمیل تعلیم زیادہ سے زیادہ افراد تک پیغام آسمانی پہنچائیں۔

ملک کی تقسیم کے بعد بدلے ہوئے حالات کے مطابق گو مرکز قادیان کی تمام تر اصلاحی و تربیتی کوششوں کا میدان بھارت ہی قرار پایا ہے بایں ہمہ اس کی آبادی کی نسبت سے ہماری کوششیں تا حال بہت ہی محدود ہیں۔ کروڑوں کی آبادی کو مؤثر رنگ میں پیغام حق پہنچانے کے لئے کافی تعداد میں مبلغین کی ضرورت ہے۔ اور یہ کام احباب جماعت ہی کے کرنے کا ہے اور اس کی صورت یہی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ سے ہونہار نوجوانوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں بغرض تعلیم مرکز سلسلہ میں بھجوائیں۔ نوجوان اپنی زندگیاں دین کی خاطر وقف کریں اور ذی مقدرت احباب سلسلہ کے مالی بوجھ کو ہلکا کرنے کے لئے مالی قربانیوں کا معیار بلند کریں اور اس طرح جانی اور مالی دونوں قسم کی قربانیوں سے دین اسلام کی تقویت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے کو بلند کرنے کا موجب بنیں۔ وباللہ التوفیق!!

عورتوں کے لئے پردہ

اسلام کا دعوےٰ ہے کہ وہ مذہب فطرت ہے یعنی اس میں فطرت انسانی کا پورے طور سے لحاظ کیا گیا ہے۔ اسلامی تعلیم کا سرچشمہ چونکہ ایک ایسی ذات ہے جو انسان کا خالق و مالک ہونے کے باعث اس کے مخفی قویٰ کے قلبی رجحانات اور نازک جذبات و احساسات سے واقف ہے۔ اس لئے اس کی تعلیمات اور احکام میں نہ تو کسی کی حق تلفی کی گئی ہے اور نہ کسی طرح کی جنبہ داری سے کام لیا گیا ہے بلکہ ہر لحاظ سے فطرت انسانی کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

اسلام کے متعدد احکام میں سے ایک حکم صنف نازک کے لئے پردہ کا حکم ہے۔ مگر عجیب بات ہے کہ معاشرہ کی پاکیزگی اور انسانی زندگی کو خوشگوار بنانے کے لئے جس قدر پردے کا التزام مفید اور ضروری ہے فی زمانہ اس قدر تیزی سے اس کے خلاف رو چل رہی ہے! اور اسلام کا یہ حکم ایک عرصہ سے دنیا کیلئے موضوع بحث بنا چلا آ رہا ہے۔ نئی تہذیب کے دلدادہ تو پردہ کو نہ صرف حد درجہ نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بلکہ اس کو ملک و قوم کی ترقی میں ایک گونا روک خیال کرتے ہیں!!

اس میں کوئی شک نہیں کہ ان لوگوں کا یہ دعویٰ ہے یہ تنافر منجملہ دیگر بواعث کے پردہ سے متعلق بر عامۃ المسلمین کے غلو کا بھی نتیجہ ہے۔ ورنہ جہاں تک اسلامی احکام کا تعلق ہے اس بارہ میں اسلام کی تعلیم اس حد وسطیٰ پر چلتی ہے جو اس کے جملہ احکام کا طرۂ امتیاز ہے کیونکہ اسلام نہ تو عورت کو قیدی بنا کر گھر کی چار دیواری میں اس طور سے بند کر دینے کے حق میں ہے کہ زندگی کے مختلف شعبوں میں اس کی ترقی کے تمام دروازے ہی بند ہو جائیں اور نہ اُسے بے حجابی کی کھلی چھٹی دیتا ہے جس سے معاشرہ میں خرابی پیدا ہو۔ چنانچہ اگر پردہ میں غلو سے کام لینے والوں نے بعض لوگوں کو پردہ سے متنفر کر دیا تو یہ بھی ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ جس طور سے مغرب نے عورت کو بے حجابی کا سبق سکھلایا ہے وہ بھی انسانیت کے لئے ننگ کے ٹیکے سے کسی صورت میں کم نہیں! یعنی وہاں معاشرہ کی پاکیزگی کی صورت بھی ممکن نہیں رہ جاتی (باقی صفحہ ۹ پر)

جماعتوں کے نئے انتخابات

بقایا دار عہدہ داروں کا انتخاب قابل منظوری نہیں ہو سکتا

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے لئے سہ سالہ انتخاب عہدیداران کی تکمیل آخر اپریل تک ضروری ہے۔

اس سلسلہ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے منظور شدہ مطبوعہ قواعد تمام جماعتوں کو پیشتر ازیں بھجوائے جا چکے ہیں۔ جن میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ کوئی ایسا فرد جو چھ ماہ یا اس سے زیادہ عرصہ کا بقایا دار ہو عہدے دار منتخب نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن جماعتوں کی طرف سے جو انتخاب کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ ان میں سے متعدد افراد ایسے منتخب ہوئے ہیں جو نظارت بیت المال کے ریکارڈ کے مطابق چھ ماہ سے زائد کا بقایا دار ہیں۔

ایسی جماعتوں اور افراد کو انفرادی طور پر بھی دفتر کی طرف سے اطلاع دی جا رہی ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے بقایا کی حساب فہمی کریں۔ اور اپنے ذمہ کے واجبات کو اولین فرصت میں ادا کریں۔

یہ امر افسوس کے ساتھ نظارت ہذا کے نوٹس میں آیا ہے کہ بعض ایسے احباب جن کے انتخاب کی گذشتہ بار مشروط منظوری دی گئی تھی۔ انہوں نے بھی اپنے لازمی چندہ جات کا حساب صاف کرنے کی طرف کما حقہٗ توجہ نہیں دی۔ اور ضرورت اس امر کی ہے کہ جملہ احباب جماعت اپنے مالی فرائض کی ادائیگی کی طرف خاص طور پر متوجہ ہوں۔ اور بالخصوص عہدیداروں کے متعلق یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ دوسروں کے لئے اعلیٰ نمونہ پیش کرنے والے بنیں گے۔ کسی عہدہ پر بھی بقایا دار افراد کے انتخاب کی منظوری نہیں دی جا سکے گی سوائے اس کے کہ خاص حالات میں نظارت بیت المال سے ادائیگی بقایا کی معین مہلت حاصل کی گئی ہو۔

امید ہے کہ تمام ایسے احباب اور جماعتیں جلد از جلد اپنے بقایوں کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہوں گی تاکہ بروقت انتخابات کی منظوری کا فیصلہ کیا جا سکے۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

خطبہ جمعہ

ہمارا خدا زندہ خدا ہے وہ پہلے کی طرح اب بھی اپنے نشانات دکھا رہا ہے اور آئندہ بھی دکھاتا رہے گا!

معجزات اور نشانات کے بغیر ایمان محض رسم اور قصہ کہانی بن کر رہ جاتا ہے

ہمیشہ دعائیں کرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں زندہ ایمان عطا کرے اور ہمارا انجام بخیر ہو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۶ جنوری ۱۹۵۹ء بمقام ربوہ

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

قلنا یٰنار کونی بردًا وسلامًا علیٰ ابراھیم۔ (انبیاء ع ۵)

اس کے بعد فرمایا:-

قرآن کریم میں

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ واقعہ

آتا ہے۔ کہ جب انہوں نے دیکھا۔ کہ بتوں کے پجاری شرک سے باز نہیں آتے۔ اور ان کی ہر لقیعت بے کار جا رہی ہے۔ تو انہوں نے ایک دن موقعہ پا کر سوائے بڑے بت کے باقی تمام بتوں کو توڑ پھوڑ دیا۔ جب لوگوں کو اپنے بتوں کی تباہی کا علم ہوا۔ تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا۔ کہ یہ کس شخص کا کام ہو سکتا ہے۔ بعض لوگوں نے بتایا کہ ایک نوجوان ہے جس کا نام ابراہیم ہے۔ وہ ہمارے بتوں کے خلاف باتیں کیا کرتا ہے۔ یہ کام اسی کا ہو سکتا ہے۔ اس پر لوگوں نے فیصلہ کیا کہ آگ جلا کر حضرت ابراہیم کو اس میں ڈال دیا جائے۔ اور اس طرح اپنے بتوں کی مدد کی جائے۔ چنانچہ انہوں نے آگ جلائی۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس میں ڈال دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

یا نار کونی بردًا وسلامًا علیٰ ابراھیم

"اے آگ تو ابراہیم کے لئے ٹھنڈی بھی ہو جا۔ اور اس کے لئے سلامتی کا باعث بھی ہو جا"

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

اس آیت کے یہ معنی کیا کرتے تھے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان کی مخالفت کی آگ کو ٹھنڈا کر دیا تھا۔ مجھے یاد ہے ۱۹۰۳ء میں جب ایک شخص عبدالغفور نے جو اسلام سے مرتد ہو کر آریہ ہو گیا تھا۔ اور اس نے اپنا نام دھرم پال رکھ لیا تھا "ترک اسلام" نامی کتاب لکھی۔ تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب لکھا۔ جو "نورالدین" کے نام سے شائع ہوا۔ یہ کتاب غالباً سیر میں روزانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سنائی جاتی تھی۔ میری عمر اس وقت کوئی ۱۵ سال کی تھی۔ لیکن میں بھی سیر میں ساتھ جایا کرتا تھا۔ مجھے یاد ہے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ زیادہ تیز نہیں چل سکتے تھے یوں تو آپ کی صحت بہت اچھی تھی۔ اور آپ کے قویٰ بڑے مضبوط تھے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی خلقتی نقص تھا۔ جس کی وجہ سے

آپ چلنے میں کمزور تھے

سیر میں آپ بعض دفعہ پیچھے رہ جاتے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے۔ مولوی نورالدین صاحب کہاں ہیں۔ اس پر آپ دوڑتے ہوئے آتے جلدی میں آپ کی پگڑی گر جاتی۔ اور آپ دوڑتے ہوئے پگڑی باندھتے جاتے اور جوتی گھسیٹتے چلے جاتے۔ پس گو مجھے پوری طرح یاد نہیں مگر میرا خیال ہے کہ یہ کتاب کوئی اور شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سنایا کرتا تھا۔ غالباً شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی یا مفتی محمد صادق صاحب یہ کتاب سنایا کرتے تھے (مفتی محمد صادق صاحب نے اپنی روایات میں لکھا ہے کہ چھپی کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شام کی مجلس میں سنایا کرتے تھے۔ مگر مجھے یہی یاد ہے۔ کہ یہ کتاب سیر میں آپ کو سنائی جاتی تھی) جب دھرم پال کا یہ اعتراض آیا۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ ٹھنڈی ہوئی تھی۔ تو دوسروں کے لئے کیوں نہ ہوتی۔ اور اس پر حضرت خلیفہ اول رض کا یہ جواب سنایا گیا کہ اس جگہ "نار" سے ظاہری آگ مراد نہیں بلکہ مخالفت کی آگ مراد ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

اس تاویل کی کیا ضرورت ہے

مجھے بھی خدا تعالیٰ نے ابراہیم کہا ہے اگر لوگوں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ کس طرح ٹھنڈی ہوئی۔ تو مجھے آگ میں ڈال کر دیکھ لیں کہ آیا میں اس آگ میں سے سلامتی کے ساتھ نکل آتا ہوں یا نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس جرح کی وجہ سے میں نے جہاں کہیں قرآن کریم کی اس آیت کی تفسیر کی ہے۔ میں نے یہ نہیں لکھا کہ خدا تعالیٰ نے مخالفت کی آگ کو ٹھنڈا کر دیا تھا۔ بلکہ میں نے یہی لکھا ہے کہ مخالفوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تھا۔ لیکن

وہ آگ ٹھنڈی ہو گئی

اور چونکہ اللہ تعالیٰ دنیا میں اسباب سے بھی کام لیا کرتا ہے۔ اس لئے ممکن ہے اس وقت بادل آ گیا ہو۔ اور بارش ہو گئی ہو۔ جس کی وجہ سے آگ بجھ گئی ہو۔ بہرحال ہمارا ایمان یہی ہے کہ دشمنوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے واقعہ میں آگ جلائی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان کئے۔ کہ جن کی وجہ سے ان کی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ اور آپ آگ سے محفوظ رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت تھی۔ کہ جب سلسلہ پر کوئی مشکل وقت آتا۔ آپ بچوں کو بھی کہہ دیتے کہ دعائیں کرو۔ اور استخارہ کرو۔ غالباً لیکھرام کے متعلق جب آریوں نے شور مچایا۔ اور تلاشی کے لئے ہیمار چنڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس آیا۔ تو اس سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شبہ پیدا ہو گیا تھا کہ چونکہ

آریوں نے شور مچایا

ہے۔ اس لئے کوئی نہ کوئی فتنہ پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ چنانچہ اس وقت مجھے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ استخارہ کرو۔ اس وقت میری عمر بہت چھوٹی تھی۔ چونکہ لیکھرام کا قتل ۱۸۹۷ء میں ہوا ہے۔ اس لئے میں قریباً ۸-۹ سال کا تھا۔ بہرحال مجھے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا کہ استخارہ کرو۔ چنانچہ میں نے دعا کی۔ تو میں نے

رؤیا میں دیکھا

کہ میں باہر سے گھر میں آیا ہوں۔ ہمارے مکان کی جو ڈیوڑھی تھی وہ اس وقت وہاں نہیں ہوتی تھی۔ جہاں قادیان سے آنے وقت تھی۔ بلکہ وہ اس وقت مرزا سلطان احمد صاحب کے گھر کے زیادہ قریب تھی۔ میں اس میں داخل ہوا۔ تو میں نے دیکھا کہ آگے تمام پولیس کے سپاہی کھڑے ہیں۔ پولیس والے مجھے اندر جانے سے روکتے ہیں۔ مگر میں ان کے روکنے کے باوجود اندر چلا گیا۔ ہمارے مکان میں ایک تہ خانہ ہوا کرتا تھا۔ جو ہمارے دادا صاحب مرحوم نے گرمیوں میں آرام کرنے کے لئے بنوایا تھا۔ اور اس میں سیڑھیاں اترا کرتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس خیال سے کہ بچے اندر جا کر کھیلتے ہیں اور اندھیری جگہ ہو۔ [illegible] کی وجہ سے سانپ بچھو کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ اس کی سیڑھیاں نصف بند کرا دی تھیں۔ اور باقی حصہ میں عام طور پر گھر کی ردی اشیاء [illegible] جاتی تھیں۔ میں نے دیکھا کہ پولیس والوں نے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کو کھڑا کیا ہوا ہے۔ اور آپ کے سامنے اوپلوں کا ڈھیر لگا دیا گیا ہے۔ پولیس والے آتے ہیں اور اوپلوں کو آگ لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں یہ دیکھ کر خواب میں بہت گھبرایا کہ اب کیا ہو گا۔ اتنے میں کسی شخص نے [illegible] کہا کہ اوپر دیکھو۔ میں نے اوپر دیکھا تو دہلیز کے اوپر لکھا ہوا تھا کہ جو خدا کے [illegible] ہوتے ہیں آگ ان پر کوئی اثر نہیں کر سکتی۔ پھر میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زور سے اپنا ہاتھ مارا اور تمام اوپلے گر گئے۔ اور آپ اس [illegible] میں سے باہر نکل آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی

ایک الہام ہے

کہ "آگ سے ہمیں مت ڈراؤ۔ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے" (تذکرہ صفحہ [illegible]) آج جب میں نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی کتاب "نورالدین" منگوائی اور اس میں سے دھرم پال کے اس اعتراض کا جواب سنا۔ اور خلیفہ اول رض کے الفاظ دیکھے۔ کہ "تم ہمارے امام کو آگ میں ڈال کر دیکھ لو یقیناً خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق اسے اس آگ سے اسی طرح محفوظ رکھے گا جس طرح اس نے حضرت ابراہیم

علیہ السلام کو محفوظ رکھا (نورالدین صلا ۱) تو مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ یاد آ گئے کہ ہمیں بھی خدا تعالےٰ نے ابراہیم کہا ہے۔ اگر لوگوں کو اس آگ کے ٹھنڈا ہونے میں کوئی شبہ ہے تو وہ مجھے آگ میں ڈال کر دیکھ لیں کہ آگ ٹھنڈی ہوتی ہے یا نہیں۔ چنانچہ جیسے اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں بارش برسا کر یا ہوا چلا کر اس آگ کو ٹھنڈا کر دیا تھا اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے انگریزوں کو بھیج کر اس

آگ کو ٹھنڈا کیا ہوا تھا

بے شک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ چیلنج دیا تھا کہ یہ لوگ مجھے آگ میں ڈال کر دیکھ لیں۔ مگر مخالف اس بات سے ڈرتے تھے کہ اگر ہم نے ایسا کیا۔ تو گورنمنٹ ہمیں پھانسی پر لٹکا دے گی۔ ہاں ان لوگوں نے گورنمنٹ کے ذریعہ آپ کے مکان کی تلاشی کا انتظام کیا۔ کہ شاید کوئی قابل اعتراض خط مل جائے جس کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف چارہ جوئی کی جا سکے مجھے یاد ہے سپرنٹنڈنٹ پولیس لیمار چنڈ تھا جب کمرہ سے باہر نکلا۔ تو چونکہ اس کا قد بہت لمبا تھا۔ اور پھر اس ... نے سولا ہیٹ پہنی ہوئی تھی۔ جو بہت اونچی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا سر بڑے زور سے دہلیز سے ٹکرایا۔ اور وہ لڑکھڑا کر گرنے لگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا آپ کچھ دیر آرام کر لیں۔ میں آپ کے لئے دودھ منگواتا ہوں۔ اس نے کہا۔ نہیں نہیں۔ میں ڈیوٹی پر آیا ہوں۔ اس لئے میں ایسا نہیں کر سکتا۔

مجھے یاد ہے

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چھوٹی مسجد میں یہ واقعہ سنایا۔ اور فرمایا۔ دیکھو انگریزوں میں اپنی ڈیوٹی کا کیسا احساس پایا جاتا ہے۔ اگر کوئی ہندوستانی ہوتا تو فوراً مان جاتا بلکہ وہ خود کہتا کہ مجھے کچھ دودھ وغیرہ منگوا دیں۔ لیکن لیمار چنڈ انگریز تھا اس نے کہا۔ میں آپ کی تلاشی کے لئے آیا ہوں۔ اور گورنمنٹ کی طرف سے ڈیوٹی پر ہوں۔ اس لئے میرے لئے جائز نہیں کہ آپ کے گھر سے کوئی چیز لے کر کھاؤں۔

حکیم محمد عمر صاحب

بھی اس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور چونکہ وہ بڑے بذلہ سنج واقع ہوئے ہیں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ لیمار چنڈ کا سر دہلیز سے ٹکرایا تو حکیم صاحب فوراً بول پڑے کہ حضور اس کے سر سے خون بھی نکلا تھا یا نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہنس پڑے اور فرمایا۔ حکیم صاحب میں نے اس کی ٹوپی اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔ کہ اس کے میں سے خون بھی نکلا ہے یا نہیں۔

اب دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ تک حضرت ابراہیم علیہ السلام کو گزرے چار ہزار سال ہو چکے تھے۔ مگر چونکہ آپ کا بھی ابراہیم ہونے کا دعوےٰ تھا۔ اس لئے گو دشمنوں نے آپ کے لئے

ہر قسم کی آگ بھڑکائی

آپ کے مکان کی تلاشی لی۔ اور پوری کوشش کی کہ کسی طرح آپ پر کوئی الزام لگے اور آپ گرفتار ہو جائیں۔ لیکن ان کی کوئی کوشش کامیاب نہ ہو سکی: لاہور میں ایک ڈپٹی برکت علی خان صاحب تھے جو شاہ جہان پور کے رہنے والے تھے اور مسلمانوں کے بہت خیر خواہ تھے۔ آریوں نے مشہور کر دیا تھا کہ ڈپٹی صاحب کے گھر میں لیکھرام کا قاتل چھپا ہوا ہے اس زمانہ کے ایک دوست اب بھی موجود ہیں۔ ان کی عمر ۸۰ سال کے قریب ہے اور وہ انڈیا میں

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس

بھی رہ چکے ہیں۔ وہ مری میں مجھ سے ملنے آئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میں ان دنوں سب انسپکٹر پولیس تھا اور لاہور میں تھا۔ میں نے سنا کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ڈپٹی صاحب کی کوٹھی کے ارد گرد گھیرا ڈالا ہوا ہے۔ میں بھی وہاں گیا اور دیکھا کہ ہزاروں مسلمان جوش میں وہاں کھڑے ہیں۔ وہ سمجھتے تھے کہ جس شخص نے بھی لیکھرام کو قتل کیا ہے اس نے اسلام کی خدمت کی ہے۔ اس لئے وہ جوش میں وہاں کھڑے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ہم سب قتل ہو جائیں گے لیکن ڈپٹی صاحب کے گھر میں پولیس کو گھسنے نہیں دیں گے ڈپٹی صاحب بڑے رحم دل تھے وہ باہر نکلے اور انہوں نے کہا کہ نہیں صاحب قاتل میرے گھر میں نہیں گھسا۔ پھر انہوں نے قسم کھائی۔ تب جا کر لوگ ٹھنڈے ہوئے [illegible] پھر پولیس اندر داخل ہوئی اور اس نے تلاشی لی۔ تو وہاں کچھ بھی نہیں تھا۔ دراصل لیکھرام کو کسی آدمی نے نہیں مارا تھا کہ وہ

ڈپٹی برکت علی خان صاحب

کے گھر میں گھستا بلکہ اُسے فرشتے نے مارا تھا اور وہ کہاں پکڑا جا سکتا تھا۔ پہلے میں سمجھتا تھا۔ کہ برکت علی محمڈن ہال اُن ملک برکت علی صاحب کے نام پر ہے جو مسلم لیگ کے سیکرٹری تھے۔ لیکن ان ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے مجھے مری میں بتایا کہ یہ ہال ان برکت علی خان صاحب کے نام پر ہے جن کے زمانہ میں لیکھرام کا واقعہ ہوا تھا۔ تو اللہ تعالےٰ ہر زمانہ میں اپنے نشانات دکھاتا ہے پہلے زمانہ میں بھی وہ نشانات دکھاتا رہا۔ آئندہ بھی دکھاتا رہے گا ہمارا خدا زندہ ہے۔ اور ہمیشہ زندہ رہیگا۔ اس پر نہ کبھی اونگھ آتی ہے نہ نیند آتی ہے۔ نہ موت آتی ہے اور نہ کمزوری آتی ہے۔ اس

خدا کے نشانات

نہ کبھی کم ہوئے ہیں اور نہ کم ہوں گے۔ بیوقوف سمجھتے ہیں کہ وہ نشانات حضرت آدم علیہ السلام یا حضرت نوح علیہ السلام یا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ختم ہو گئے۔ حالانکہ وہ نشانات نہ حضرت آدم علیہ السلام پر ختم ہوئے ہیں نہ حضرت نوح علیہ السلام پر ختم ہوئے ہیں نہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ختم ہوئے ہیں نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ختم ہوئے ہیں اور نہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوئے ہیں۔ وہ نشانات قیامت تک چلتے چلے جائیں گے۔ اور لوگوں کے ایمانوں کو تازہ کرتے رہیں گے۔ اگر خدا تعالےٰ کے معجزات۔ نشانات اور تائیدات سماوی مٹا دی جائیں۔ تو ایمان صرف رسمی اور قصہ کہانی بن کر رہ جائے اور

قصہ کہانیوں کا ایمان

انسان کو کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ ایمان اسی وقت فائدہ دیتا ہے جب وہ یقین کی حد تک پہنچ جائے اور اسے یقین کی حد تک پہنچانا خدا تعالےٰ کے اختیار میں ہے بندہ کے اختیار میں نہیں۔ اللہ تعالےٰ جس پر مہربانی کرے اس کو یقین کامل حاصل ہو جاتا ہے اور جس کو اللہ تعالےٰ کی نصرت نہ ملے اس کو باوجود قرآن کریم کے پڑھنے اور ظاہری ایمان حاصل ہونے کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سا ایمان حاصل نہیں ہوتا۔ وہ اس دنیا میں اندھا ہی آتا ہے۔ اور اندھا ہی اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ رحم کرے تو اس کی بخشش ہو سکتی ہے۔ ورنہ وہ اپنے زور سے کبھی بخشش کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ پس اللہ تعالےٰ سے

دعائیں کرتے رہنا چاہیئے

کہ وہ ہمیں صرف اپنے نشانات ہی نہ دکھائے۔ بلکہ اپنے نشانات پر علم الیقین بھی ہمیں عطا کرے۔ خالی نشان دیکھنا کوئی چیز نہیں۔

دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ کس قدر نشانات دکھائے گئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:-

" خدا تعالےٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں۔ تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے "

(چشمۂ معرفت صفحہ ۳۱۷)

مگر اتنے بڑے نشانات کے باوجود آپ کے بعض ماننے والے ہی آپ سے منحرف ہو گئے۔ اس لئے کہ انہوں نے نشانات تو دیکھے۔ مگر حق الیقین تک۔ ان کی نوبت نہیں پہنچی تھی۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا۔ اور پھر ڈگمگا گئے۔ پس اللہ تعالےٰ سے دعائیں کرتے رہنا چاہیئے کہ وہ ہمیں

یقین کامل عطا فرمائے

اور ہمیں موت دے۔ تو صالحین والی موت دے۔ حضرت یوسف علیہ السلام سے بڑھ کر کون ایماندار ہوگا۔ آپ نے اللہ تعالےٰ کے بڑے نشانات دیکھے تھے۔ مگر پھر بھی آپ فرماتے ہیں

فاطر السمٰوت والارض
انت ولیّ فی الدنیا
والاخرة توفنی
مسلما والحقنی
بالصالحین (یوسف ع)

یعنی اے زمین و آسمان کو پیدا کرنے والے خدا تو ہی دنیا میں میرا دوست اور مددگار ہے۔ اس لئے میری تجھ سے التجا ہے کہ تو مجھے اپنی کامل فرمانبرداری کی حالت میں وفات دیجیو۔ اور پھر ایسی حالت میں موت دیجیو۔ کہ میں صالحین کے طبقہ میں شامل ہو جاؤں۔ انسان کو ہمیشہ یہ دعا مانگتے رہنا چاہیئے تاکہ

اللہ تعالےٰ اس کا انجام بخیر کرے

اور اس دنیا میں بھی خدا تعالےٰ کی تائید اسے حاصل ہو اور آخرت میں بھی وہ اس کے ساتھ ہو۔

(الفضل ۱۴ر فروری ۱۹۵۹ء)

خان بہادر دلاور خان صاحب کی دینی خدمات کا ذکر مسجد احمدیہ ملتان کی تکمیل کیلئے دعا کا اعلان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ ایک نصیحت

ربوہ کے جلسہ سالانہ میں ۲۸ دسمبر کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر کا ایک حصہ

۲۸ر دسمبر ۱۹۵۸ء کو جلسہ سالانہ میں ربوہ جانی کی آخری کردی کتب خانوں کے متعلق اپنی علمی تقریر شروع فرمانے سے قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض متفرق امور کا ذکر فرمایا تھا۔ چونکہ حضور کی یہ علمی تقریر حسب دستور کتابی صورت میں شائع ہوگی اس لئے متفرق امور پر مشتمل تقریر کا ابتدائی حصہ اخبار الفضل (۹-۱-۵۹) میں سے نقل کر کے افادہ احباب کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

کل دعاؤں کا جو اعلان کیا گیا تھا اس میں ایک اعلان خان بہادر دلاور خان صاحب کی صحت کے متعلق بھی کیا جانا تھا جو غلطی سے رہ گیا۔ سو آج میں ان کی صحت کے لئے بھی دوستوں سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ خان بہادر دلاور خان صاحب فالج کے شدید حملہ سے بیمار ہیں۔ اور انہوں نے اپنی بیٹی کو جلسہ سالانہ کے موقع پر یہاں اس لئے بھجوایا ہے کہ جاؤ اور میرے لئے دوستوں سے دعا کراؤ۔ گو انہیں فالج سے افاقہ ہے مگر ان کی زبان کام نہیں کرتی۔ خان بہادر دلاور خان صاحب کی زندگی بھی عجیب ہے۔ آپ بچے ہی تھے جب احمدی ہوئے۔ مگر بعد میں ان پر غیر مبائعین کا اثر ہو گیا۔ اور وہ ان کے ساتھ ملنے جلنے لگے۔ چنانچہ آپ اور خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب مرحوم پشاوری جو میاں بشیر احمد صاحب کے خسر تھے ایک دفعہ ڈلہوزی میں میرے پاس آئے۔ اور کہنے لگے کہ جماعت احمدیہ کے دونوں فریقوں میں جو کشمکش جاری ہے یہ جس حد تک بھی بند ہو سکے بند ہونی چاہیئے۔ اس سے قبل سید عبد الجبار شاہ صاحب سابق بادشاہ سوات بھی دو تین مرتبہ قادیان میں اس بارہ میں مجھ سے ملاقات کر چکے تھے۔ جب انہوں نے اس بات پر بار بار زور دیا کہ کیا کوئی ایسی صورت نہیں ہو سکتی کہ مبائعین اور غیر مبائعین میں اتفاق ہو جائے۔ تو میں نے انہیں کہا کہ صلح کے دو ہی طریق ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ سارے معاملات میں متحد ہو جانا۔ یہ اتحاد عقائد کے کلی فیصلہ کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔ جب دینی امور میں اختلاف ہو تو بغیر اس کے کہ عقائد میں اتحاد ہو جائے اتحاد کلی نہیں ہو سکتا۔ اس بات کو انہوں نے بھی تسلیم کیا۔ دوسری صورت میں نے یہ بتائی کہ ایک اتحاد جزوی ہوتا ہے۔ اس میں ساری طاقت اور قوت کو کسی ایک جگہ صرف نہیں کیا جاتا۔ بلکہ فریقین الگ الگ بھی رہتے ہیں۔ اور مشترکہ مقاصد میں متحد بھی ہو جاتے ہیں۔ مخصوص عقائد کے لئے علیحدہ انتظام ہوتا ہے لیکن جن امور میں اتحاد ہوتا ہے ان میں مل جاتے ہیں۔ اس کے متعلق میں نے انہیں کہا کہ پہلا کام یہ ہونا چاہیئے کہ سخت کلامی کو چھوڑ دیا جائے اور جوابًا بھی کوئی ایسا کلمہ اپنی تحریرات میں استعمال نہ کیا جائے جس سے کسی بزرگ کی بے ادبی ہوتی ہو یا کسی پر ادنیٰ سے ادنیٰ حملہ بھی ہوتا ہو۔ جب یہ ہو جائے تو پھر متحدہ امور میں ملنے کے لئے طبائع راغب ہو سکتی ہیں۔ یہی امور میں نے مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری اور خان بہادر دلاور خان صاحب کے سامنے بھی بیان کئے۔ انہوں نے بغیر کسی اختلاف کے ان امور سے اتفاق کیا اور مولوی غلام حسن خان صاحب نے کہا میں سمجھتا ہوں اب صلح ہو جائے گی۔ آپ مولوی محمد علی صاحب کی دعوت کریں۔ اور مولوی صاحب آپ کی دعوت کریں۔ چنانچہ اس تحریک کے مطابق میں نے مولوی محمد علی صاحب کی دعوت کر دی اور وہ میرے ہاں آ گئے۔ اور پھر انہوں نے میری دعوت کی اور میں ان کے ہاں چلا گیا۔ اس کے بعد میں نے ایک اعلان لکھا جس میں میں نے تمام ایڈیٹران و نامہ نگاران اور مصنفین سلسلہ کو توجہ دلائی کہ خواہ ایسے حالات بھی پیش آ جائیں جن میں فریق لاہور کے متعلق الزامی جواب نہ دینے سے نقصان پہنچنے کا امکان ہو۔ تب بھی آئندہ تین ماہ تک انہیں کوئی الزامی جواب نہ دیا جائے اور ان کے خلاف اخبارات میں کسی قسم کا سخت لفظ استعمال نہ کیا جائے۔ اور نہ کوئی ایسا کلمہ استعمال کیا جائے جس سے کسی پر ادنیٰ سے ادنیٰ حملہ بھی ہوتا ہو۔ اور میں نے لکھا کہ اگر دوسرے فریق کا رویہ درست رہا تو بعد میں اس اعلان کی مدت کو بڑھا دیا جائے گا۔

مولوی غلام حسن خان صاحب یہ اعلان مولوی محمد علی صاحب کے پاس لے گئے اور انہوں نے اس اعلان کو پسند کیا۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب نے بھی ایک اعلان لکھا اور میں نے یہ دونوں اعلان الفضل میں شائع کرا دیئے۔ مگر اس کے بعد معاہدہ کی پہلی سہ ماہی کے آخری حصہ میں ہی پیغام صلح میں ہمارے خلاف نہایت گندے اور دل آزار مضامین شائع ہوئے۔ دوسری سہ ماہی میں اس سے زیادہ اور تیسری سہ ماہی میں اس سے زیادہ دل آزار مضامین شائع ہونے شروع ہو گئے۔

میں نے سید عبد الجبار شاہ صاحب سابق والئی سوات کو لکھا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے پہلے ہی مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری کو لکھ دیا تھا کہ یہ غلطی ہوئی ہے اور پھر انہوں نے مل کر مولوی محمد علی صاحب کو توجہ دلائی کہ آپ کا معاہدہ ٹوٹ گیا۔ مولوی محمد علی صاحب نے کہا یہ مضامین میرے تو نہیں دوسرے لوگوں کے ہیں اور ان پر میرا زور نہیں چل سکتا۔ میں نے کہا۔ اگر یہ بات ہے۔ تو پھر میں بھی اس معاہدہ کی پابندی سے جماعت کو آزاد کرتا ہوں۔ لیکن ساتھ ہی میں نے کہا کہ باوجود اس کے کہ اب معاہدہ منسوخ ہو چکا ہے۔ پھر بھی ہمارے اخبار نویسوں کو ان کی ذاتیات کے خلاف لکھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ صرف اصولی باتوں کے متعلق وہ مضامین لکھ سکتے ہیں۔ اور اگر کسی نے ان کی ذاتیات کے خلاف کچھ لکھا۔ تو میں اسے اسی طرح پکڑوں گا جس طرح معاہدہ کے وقت پکڑتا تھا۔

غرض خان بہادر دلاور خان صاحب جیسا کہ میں نے بتایا ہے درمیان میں کچھ کمزور ہو گئے تھے۔ لیکن بعد میں احمدیت پر پختہ ہو گئے۔ سر عبد القیوم صاحب جو پیر صاحب کوٹھے والوں کی اولاد میں سے تھے اور ان کی بہن کی لڑکی سے خان بہادر دلاور خان صاحب بیاہے گئے تھے۔ ان کے بھائی صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب چونکہ مبائع احمدی ہو گئے تھے۔ اس لئے سر عبد القیوم صاحب ان کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ لیکن اپنی بہن کی بڑی عزت کرتے تھے میں ایک دفعہ شملہ گیا ہوا تھا۔ اور ہم اسمبلی ہال کے برآمدہ میں کھڑے تھے۔ کہ وہ آ کر میرے پاس کھڑے ہو گئے۔ چونکہ وہ ڈپٹی سپیکر بڑے عادی تھے اور سیاست کے بہت سے عہدوں پر کام کرتے رہے تھے اور حکومت کی طرف سے سیاسی کاموں کی سر انجام دہی کے لئے انگلستان بھی جاتے رہتے تھے۔ اس لئے میرے پاس آ کر کہنے لگے۔ میاں صاحب میں آپ سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا۔ فرمایئے کہنے لگے کہ آپ کو صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب پر بہت اعتبار ہے۔ لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ دلاور خان کی اور ان کی بحث ہوئی اور دلاور خان صاحب نے ان کو بالکل ساکت کر دیا۔ میں نے کہا جس شخص کے متعلق آپ کا یہ خیال ہے کہ اس نے صاحبزادہ عبد اللطیف کو ساکت کر دیا تھا۔ اس کی تو بیعت کا خط آ گیا ہے۔ کہنے لگے ہیں! دلاور خان صاحب کی بیعت کا خط آیا ہے۔ میں نے کہا ہاں ان کی بیعت کا خط آیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ بڑے تعجب کی بات ہے۔ انہوں نے تو صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کا منہ بند کر دیا تھا۔ میں نے کہا یہ تو دلاور خان صاحب کے خط سے ہی ظاہر ہو گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب نے شرافت کی اور وہ چپ ہو گئے۔ لیکن دلاور خان صاحب دل میں ان کے دلائل کے قائل ہو گئے۔ بعد میں دلاور خان صاحب نے احمدیت میں بڑی ترقی کی۔ اور تحریک جدید میں بھی بہت بڑی بڑی رقوم دیتے رہے۔ خان بہادر دلاور خان صاحب کی ایک لڑکی جو کیپٹن اسلم صاحب مرحوم سے بیاہی ہوئی تھیں۔ ان کی بیٹیوں میں سے سب سے زیادہ احمدیت کی شیدائی ہیں۔ ان کا نام آفتاب بیگم ہے۔ ان کی خواہش ہے کہ ان کے باپ خان بہادر دلاور خان صاحب کی صحت کے لئے دعا کریں۔

ملتان کی جماعت کی بھی خواہش ہے کہ ان کے لئے دعا کی جائے۔ وہ مسجد تعمیر کر رہے ہیں . . . . وہ درخواست کرتے ہیں کہ ان کی اس کام میں کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ نے درخواست کی ہے کہ اس کی مصنوعات سلسلہ کی مصنوعات ہونے کے علاوہ بہت عمدہ بھی ہیں۔ اس لئے احمدی دوست ان مصنوعات کے پھیلانے میں مدد کریں۔ میں نے پچھلے سال بھی اس طرف توجہ دلائی تھی۔ ان کی بڑی مشہور چیز "نوشا ٹوتھ پاؤڈر" ہے پھر کف سیرپ اور بام بیکس ہیں۔ اسی طرح سن شائن گرائپ واٹر ہے۔ اشتہار تو چھپتے رہتے ہیں۔ دوستوں کو ان کے ذریعہ ان کے فوائد کا علم ہو سکتا ہے۔ ثاقب صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم پڑھی ہے جس کا ایک شعر یہ ہے:-

رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

مجھے اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کا ایک واقعہ یاد آگیا۔ میں ابھی بچہ تھا کہ حضرت صاحب کسی گواہی کے لئے ملتان تشریف لے گئے۔ میں نے اصرار کیا۔ اور مجھے بھی آپ اپنے ساتھ لے گئے۔ واپسی پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چند دنوں کے لئے لاہور میں ٹھہر گئے۔ ایک دفعہ آپ بعض دوستوں کے ساتھ لاہور میں سے گذر رہے تھے کہ کسی نے آپ کو پیچھے سے زور سے دھکا دیا اور آپ گر گئے۔ خدا تعالیٰ مغفرت فرمائے شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑی محبت تھی۔ وہ اگرچہ غیر مبائع ہو گئے تھے مگر جب وہ مرض الموت سے بیمار ہوئے تو میں نے خان صاحب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر رامپوری مرحوم کو ان کے پاس عیادت کے لئے بھیجا۔ انہوں نے کہا میری طرف سے میاں صاحب کو السلام علیکم کہہ دیں۔ اور کہہ دیں۔ کہ میں دل سے آپ کو مانتا ہوں۔ میں نے ایک دفعہ رؤیا میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے کسی نے خواجہ کمال الدین صاحب کو بُرا بھلا کہا۔ مولوی محمد علی صاحب کو بُرا بھلا کہا۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو بُرا بھلا کہا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاموش رہے۔ لیکن جب اس نے شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم کو بُرا بھلا کہا۔ تو آپ نے فرمایا نہیں نہیں اس کو بُرا نہ کہو۔ وہ تو بڑا مخلص انسان ہے۔ چنانچہ وفات کے وقت اللہ تعالیٰ نے انہیں توبہ کی توفیق دے دی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سے بہت محبت کرتے تھے اور وہ سیٹھ عبدالرحمٰن اللہ رکھا صاحبؓ کے بعد جماعت میں سب سے زیادہ قربانی کرنے والے تھے۔ آگے ان کی اولاد احمدیت میں کمزور ہو گئی ہے لیکن اب اس جلسہ پر مہمانوں کے ٹھہرانے کے لئے جو خیمے وغیرہ لگے ہوئے ہیں۔ یہ ان کے ایک پوتے نے کرایہ پر دیئے ہیں۔ پہلے تو ان کا انگلش ویئر ہاؤس تھا۔ جو انگریزی فرنیچر اور لباس کی بڑی زبردست فرم تھی۔ مگر اب ان کے ایک بیٹے نے خیموں اور قناتوں کی دوکان نکالی ہے۔ ان کا بیٹا میرے پاس آیا۔ اور کہنے لگا کہ ہم نے خیموں وغیرہ کے کرایہ پر دینے کا کام شروع کیا ہے جلسہ سالانہ پر خیموں کا سامان آپ ہم سے کیوں نہیں لیتے۔ میں نے ناصر احمد جو افسر جلسہ سالانہ ہیں کو لکھا کہ یہ پرانا احمدی خاندان ہے خیمے وغیرہ انہی سے لیں۔ بلکہ یہ اگر کچھ زیادہ پیسے مانگیں تب بھی زیادہ پیسے دے دیں۔ چنانچہ انہیں ٹھیکہ دے دیا گیا اور یہ خیمے اور قناتیں سب انہی نے مہیا کی ہیں۔ بہرحال میں بتا رہا تھا کہ لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دن جا رہے تھے کہ ایک آدمی نے آپ کو پیچھے سے دھکا دے دیا۔ اور آپ گر گئے۔ شیخ رحمت اللہ صاحب ساتھ تھے۔ ان کو غصہ آگیا۔ اور وہ پیچھے مڑ کر اس شخص کو مارنے لگے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھ لیا۔ اور فرمایا۔ اس کو مت مارو۔ اس نے جو کچھ کیا ہے۔ سچ سمجھ کر کیا ہے۔ وہ دراصل مدعی نبوت تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اس نے سمجھا ہے۔ کہ ہم ظالم ہیں۔ اور اس کا حق مار رہے ہیں۔ اس لئے اس نے دھکا دے دیا۔ اگر یہ ہمیں سچا سمجھتا تو ایسا کیوں کرتا۔ بعد میں اس شخص کے بھائی نے بیعت کر لی پیغمبر سنگھ اس کا نام تھا۔ اور بڑا اخلاص رکھتا تھا۔ وہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب بھی قادیان آیا کرتا تھا۔ ہمیشہ کہا کرتا تھا۔ کہ میرا بھائی بعد میں ساری عمر شرمندہ رہا اور کہتا تھا کہ مجھ سے بڑی سخت غلطی ہوئی کہ میں نے حضرت مرزا صاحب کو دھکا دے دیا۔ آپ میرے بھائی کے لئے دعا کریں کہ خدا اسے معاف کرے۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گستاخی کی تھی۔ ایک دفعہ وہ دو آدمی میرے پاس لائے اور کہنے لگے۔ میری جسمانی اولاد تو کوئی نہیں۔ انہیں میری روحانی اولاد سمجھ لیں۔ میں نے ان کو تبلیغ کی ہے اور اب یہ آپ کی بیعت کرنا چاہتے ہیں غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تحمل بھی یہی تھا کہ

رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

ہماری جماعت میں ایک دوست عبداللہ پروفیسر تھے۔ وہ تاش وغیرہ کے تماشے دکھایا کرتے تھے۔ اور لوگ انہیں پروفیسر کہا کرتے تھے وہ بہت جوشیلے تھے۔ گورداسپور میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مقدمہ چلا۔ اور مشہور ہوا کہ مجسٹریٹ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قید کی سزا دے گا۔ تو انہیں غصہ آگیا۔ اور انہوں نے پتھر اٹھا لئے اور کہنے لگے۔ ان پتھروں سے میں اس مجسٹریٹ کا سر پھوڑ دوں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کا علم ہوا۔ تو آپ نے ایک آدمی مقرر کیا اور اسے ہدایت کی کہ وہ پروفیسر صاحب کو پکڑے رکھے اور اس وقت تک نہ چھوڑے جب تک کہ عدالت کے احاطہ سے باہر نہ نکل جائیں مجسٹریٹ نے آپ کو صرف جرمانہ کی سزا دی۔ جو نواب محمد علیخاں صاحب نے مرزا خدا بخش صاحب مرحوم کے ذریعہ سے فوراً ادا کر دیا۔ پھر یہ پروفیسر صاحب لاہور چلے گئے۔ وہاں جا کر انہوں نے اپنی طبیعت کے مطابق لوگوں پر کچھ سختی کی۔ تو خواجہ کمال الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس شکایت کی اور کہا کہ پروفیسر صاحب بڑی سختی کرتے ہیں۔ اس سے لوگوں میں جوش پیدا ہو جائے گا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو بلایا اور فرمایا۔ دیکھئے ہمارا یہ مقصد نہیں کہ ہم دوسروں پر سختی کریں۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ دوسرے لوگ اگر سختی بھی کریں۔ تو ہم ان سے نرمی کریں۔ وہ چپ کر کے سنتے رہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاموش ہو گئے۔ تو وہ کہنے لگے۔ بس بس رہنے دیجئے۔ میں یہ بات نہیں مان سکتا۔ آپ کے پیر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اگر کوئی گالی دے تو آپ فوراً اس سے مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں لیکن اگر کوئی میرے پیر کو گالی دے تو آپ کہتے ہیں۔ صبر کرو۔ یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ تو حضرت مسیح موعودؑ ہمیشہ یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ کہ دوستوں کو نرمی کا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ اور کسی سے سختی نہیں کرنی چاہیئے۔ (اس کے بعد حضور نے سیر روحانی کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جو اس موضوع کی آخری شق "کتب خانوں" سے متعلق تھی۔ یہ تقریر ان شاء اللہ جلد کتابی صورت میں ہدیہ احباب کی جائے گی)

جماعت احمدیہ کی فعالیت اور تبلیغی جوش و سرگرمی کا اعتراف

ہفت روزہ صدق جدید لکھنؤ کا ایک تازہ نوٹ

واجب الاطاعت امام کی اقتدا میں خاص تنظیم کے ماتحت ساری دنیا میں اشاعت و تبلیغ اسلام کے جس پروگرام پر جماعت احمدیہ عمل پیرا ہے اس کے خوشکن نتائج منظر عام پر آنے سے جہاں ہر اسلام پسند انسان کو اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں وہاں اس نمایاں خدمت نے جماعت احمدیہ کو دیگر اسلامی فرقوں سے امتیازی بھی بخشتے ہیں۔ جماعت کی اس امتیازی شان کا اعتراف مولانا عبدالماجد صاحب دریا بادی بارہا فرما چکے ہیں۔ اسی قسم کا ایک تازہ نوٹ صدق جدید مجریہ ۳۰ر جنوری میں "...... ہنر شش نیز بگو" کے عنوان سے آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ جسے بجنسہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے لکھتے ہیں:۔

"...... ہنر شش نیز بگو۔ جماعت اسلامی ہند کے ایک ترجمان سے ماخوذ:۔

" حیدرآباد۔ جماعت احمدیہ کا عام سالانہ اجلاس ربوہ میں ختم ہو گیا ہے اور مندوبین واپس آنے لگے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس سال وہاں ایک لاکھ سے زیادہ افراد جمع تھے:

ان میں کم و بیش ۲ ہزار نمائندے ایشیا، افریقہ، امریکہ اور دوسرے ملکوں سے آئے تھے۔

اس طرح پورے اجتماع میں ۲۰ مختلف زبانیں بولنے اور سمجھنے والے تھے۔

تقریریں بھی اتنی ہی زبانوں میں ہوں اور سالانہ رپورٹ بھی اتنی ہی زبانوں میں مرتب ہوگی۔

اجلاس کے دوران بتایا گیا کہ جنوبی افریقہ میں اسلام بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے اور گاؤں کے گاؤں مسلمان ہوتے چلے جاتے ہیں۔ امریکہ اور اسپین میں بھی ان کی تعداد خاصی ہے۔ مگر اسپین میں حکومت نے مذہب اور نام بدلنے اور قانونی طور پر دائرہ اسلام میں داخل ہونے پر پابندی لگا دی ہے"۔

اکبرؒ کا ایک ظریفانہ شعر، تحریک موالات کے زمانہ شباب میں ۱۹۲۰ء کا کہا ہوا ہے:

"صاحب" میں سب بُرائی لیکن وہ خوب جو کس
گاندھی میں سب بھلائی، لیکن وہ مفلس بے بس

موقع کچھ اس وقت بھی ایسے ہی شعر پڑھنے کا ہے "قادیانیوں" کے سارے عیب ایک طرف اور فعالیت اور تبلیغی جوش و سرگرمی کا ایک ہنر دوسری طرف تو بھاری یہی دوسرا پلہ نکلے گا!

ولادت و درخواست دعا

مکرم یونس احمد صاحب اسلم درویش کے ہاں مورخہ ۱۲/۵۵ /۲ کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے الیاس احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ یہ اسلم صاحب کا چھوٹا بچہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نومولود کو والدین کے لئے قرۃ العین اور احمدیت کا خادم بنائے۔

خاکسار رفیق احمد ثاقب درویش۔

مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجے میں

عیسائیت اسلام کے بالمقابل پسپا ہو رہی ہے

عیسائی محققین کا واضح اعتراف

(از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

جلسہ سالانہ کی تقریب سعید سے ایک دو دن پہلے عزیز برادر حکیم محمد ابراہیم صاحب مبلغ یوگنڈا اور اخویم مکرم ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کمپالہ کا ایک مشترکہ خط ملا تھا جس کے پیش نظر خاکسار نے اپنی جلسہ سالانہ کی تقریر میں مشرقی افریقہ کے علاقہ یوگنڈا میں اسلام کے نفوذ اور ترقی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا تھا کہ یورپین محققین اب خود اس بات کے معترف ہیں کہ عیسائیت باوجود اس کے کہ اسے بدرجہا وسیع تر وسائل میسر ہیں پسپا ہو رہی ہے۔ اور اسلام کو فتح و غلبہ حاصل ہو رہا ہے۔ ان دونوں دوستوں نے اپنے خط میں چند اقتباسات ایک یورپین پروفیسر مسٹر گولڈ تھورن کی تازہ ضخیم تصنیف Out lines of East African Society سے نقل کر کے بھیجے ہیں احباب و قارئین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں ان کا ترجمہ شائع کیا جاتا ہے۔

۱۔ "اسلام کی یہ کامیابی اس لحاظ سے اور بھی نمایاں حیثیت رکھتی ہے کہ ابھی زمانہ حال میں چند سال قبل تک یہاں مسلم تبلیغی مساعی کا کوئی نام و نشان تک نہ تھا۔ گذشتہ دس پندرہ سال میں روشن خیال فرقہ احمدیہ نے جس کا مرکز پاکستان میں ہے بعض مستعد نوجوان علماء بطور مبلغ یہاں بھیجے ہیں اور آجکل سے مشرقی افریقہ میں ایک درجن کے قریب ایسے مبلغین اسلام مصروف کار ہیں انہیں یہاں کی مقامی جماعت احمدیہ کی پوری پوری تائید و حمایت اور امداد حاصل ہے۔ اگرچہ اس جماعت کے افراد تعداد کے لحاظ سے ابھی تھوڑے ہیں لیکن ان میں مالدار و با اثر لوگوں کی کمی نہیں ہے۔ اس لئے یہ جماعت اپنی تعداد سے کہیں بڑھ کر اثر و رسوخ اور نفوذ حاصل کرنے کی اہلیت سے بہرہ ور ہے۔" (ص۲۱۴)

(۲) "مشرقی افریقہ میں اسلام کو جو ایک اور مشکل درپیش ہے وہ یہاں کی مقامی زبانوں میں مناسب لٹریچر کی کمی ہے۔ مشرقی افریقہ کی کسی زبان میں بھی قرآن کا کوئی مستند ترجمہ پہلے سے موجود نہیں ہے۔ سواحیلی میں اب دو ترجمے شائع ہو چکے ہیں یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ ان میں سے ایک ترجمہ زنجبار کے ایک عیسائی مشنری کینن ڈیلی نے کیا ہے البتہ دوسرا ترجمہ جماعت احمدیہ نے خود شائع کیا ہے۔ مزید برآں احمدیوں نے جو کبھی ہمت ہارنا نہیں جانتے ابھی حال ہی میں جبکہ یہ سطور لکھی جا رہی ہیں یوگنڈا زبان میں چند ابتدائی سورتوں کا ترجمہ شائع کر دکھایا ہے۔" (ص۲۰۶)

ان دو اقتباسات کے علاوہ کمپالہ (یوگنڈا) سے انگریزی روزنامہ موسومہ Uganda Argus نے بھی Increasing influence of Islam in Uganda یعنی "یوگنڈا میں اسلام کا ترقی پذیر اثر" کے عنوان سے حسب ذیل نوٹ لکھا ہے:-

(۳) "گذشتہ سال اکتوبر کے مہینے میں برطانوی وزیر نوآبادیات سرکاری دورے پر یوگنڈا آئے اور انہوں نے یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ اس پریس کانفرنس میں رجماعت احمدیہ کے اخبار "دی لائٹ آف اسلام" کے ایڈیٹر (حکیم محمد ابراہیم صاحب مبلغ اسلام یوگنڈا) نے وزیر موصوف کی توجہ مسلمانوں کے تعلیمی مسائل کی طرف مبذول کراتے ہوئے ان سے درخواست کی کہ وہ یوگنڈا کے مسلمانوں کی اس بارے میں مدد کریں۔ وزیر موصوف اس سے بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے تعلیمی مسائل کو حل کرنے کے سلسلہ میں یوگنڈا کے مسلمانوں کی ہر ممکن مدد کرنے کا وعدہ کیا چنانچہ بعد میں انہوں نے اپنے تعلیمی مشیر سر کرسٹوفر کاکس کو اس غرض سے یوگنڈا بھجوایا کہ وہ اس بارے میں تحقیقات کر کے رپورٹ پیش کریں۔ سر کرسٹوفر یوگنڈا آئے۔ سارے معاملے کی تحقیقات کی اور واپس جا کر انہوں نے وزیر نوآبادیات کو اپنی رپورٹ میں مطلع کیا کہ یوگنڈا میں ایک ایسا علاقہ ہے جہاں افریقی مسلمانوں کا کافی اثر ہے۔ نیز انہوں نے وہاں ایک اسلامی ادارہ قائم کرنے کی سفارش کی۔"

(اخبار "یوگنڈا آرگس" مورخہ ۲۹ رستمبر ۱۹۵۸ء)

مذکورہ بالا انگریزی روزنامہ نے ایک اور نوٹ Failure of Christianity in Uganda "یوگنڈا مشرقی افریقہ میں عیسائیت کی ناکامی" کے عنوان سے شائع کیا ہے جس کے بعض اقتباسات درج ذیل ہیں:-

(۴) "مجھے یوگنڈا کے ایک نہایت ذمہ دار باشندے نے بتایا ہے کہ جونہی یہاں حکومت خود اختیاری کا قیام عمل میں آجائے گا تو لوگ اس خیال کے پیش نظر کہ چرچ ایک غیر ملکی ادارہ ہے اور شادی کے ایک ایسے نظریہ کا حامل ہے جو اہل یوگنڈا کے نزدیک قابل قبول نہیں ہے۔ چرچ کو یہاں سے نکال باہر کریں گے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ بات درست ہے یا نہیں۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ گذشتہ دس سال سے یوگنڈا میں قدیم عقائد کی طرف عود کرنے کا میلان بڑھ رہا ہے اور شادی کے مسیحی نظریات اور بالخصوص خود مسیحیت کے خلاف حملے کی شدت بڑھتی جا رہی ہے۔ یوگنڈا میں ایسے چیفس پہلے ہی بہت کم ہیں کہ جنہیں چرچ کا سرگرم رکن شمار کیا جا سکے ......؟ اس کے نتیجے میں یوگنڈا میں چرچ کی آمد میں بہت کمی واقع ہو گئی ہے ـــــ یہ ہے وہ بیان جو یوگنڈا کے بشپ رائٹ ریورنڈ لیسلی براؤن نے ۸ رجنوری ۱۹۵۹ء کو نامی ریمبے کیتھڈرل میں اینگلیکن چرچ کی علاقائی کانفرنس میں دیا۔"

"حکومت کی طرف سے زائد مالی امداد کی پیشکش کے باوجود مینگو سی۔ ایم۔ ایس ہسپتال داخل ہونے والے مریضوں کے لئے موجودہ گنجائش میں دو تہائی کمی کرنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ اسی طرح وہ عام طبی خدمات اور نرسوں کی تربیت کے کام سے بھی دستبردار ہو رہا ہے ـــــ اس امر کا اعلان یوگنڈا کی علاقائی کانفرنس میں ہسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر آر بلنگٹن نے کیا۔"

(یوگنڈا آرگس ۱۱ رجنوری ۱۹۵۹ء)

جیسا کہ خاکسار نے اپنی جلسہ سالانہ کی تقریر میں یہ ذکر کیا تھا کہ انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے شروع میں عیسائیت کے معتقد یہ سمجھتے تھے کہ اسلام کو افریقہ سے نابود کر دینا بہت آسان ہے۔ اب اسی مذہب کے نام لیوا یہ سکینہ پر مجبور ہو گئے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی گذشتہ پندرہ بیس سال کی منظم کوششوں نے ہوا کے رُخ کو بدل دیا ہے۔ پروفیسر J. B. Gold Thorne عیسائی مصنف کے قلم سے اس صداقت کا اظہار اس بات کو ثابت کر رہا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے تیار کردہ مبلغین نے مشرقی افریقہ میں اسلام کی اشاعت کے لئے جو جدوجہد کی ہے اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا ہے۔ اور دشمن اس بات کو محسوس کر رہا ہے کہ جلد یا بدیر اسلام ہی افریقہ کا مذہب ہوگا۔ اور یہ تاریک براعظم سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی توجہ اور دعاؤں کی برکت سے نہ صرف سیاسی لحاظ سے بلکہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے ایک عظیم تر اعظم بن جائے گا۔

درخواست دعا۔ شیخ محمد صاحب آف علاقہ پوکھو نے سال رواں بشیر احمد منہ پرنسپی کی تبلیغ سے بیعت کی ہے وہ اپنی استقامت اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

ہفتہ تحریکِ وصیّت

۲۵ر تا ۳۱ر مارچ ۱۹۵۹ء

نظامِ وصیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قائم کردہ ہے اور اس نظام کو حضور نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت قائم اور جاری فرمایا ہے۔ اس میں شامل ہونے والوں کے لئے علاوہ تقویٰ وطہارت اور عملی واعتقادی پاکیزگی کے یہ ضروری شرط ہے کہ وہ اپنی جائداد اور اپنی ماہوار یا سالانہ آمدنی کے جس پر ان کا گذارہ ہو دسویں حصے سے لے کر تیسرے حصے تک کی وصیت "ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور دیگر مصارف ضروریہ کے لئے کریں۔ جیسا کہ فرمایا:۔

" خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔"

(الوصیت)

پھر فرمایا:۔

" اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں۔ اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا۔ انزل فیھا کل رحمۃ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔" (الوصیت)

اور پھر فرمایا:۔

" اگر کوئی صاحب دسواں حصہ جائداد کی وصیت کریں۔ اور اتفاقاً ان کی موت ایسی ہو کہ مثلاً کسی دریا میں غرق ہو کر ان کا انتقال ہو یا کسی اور ملک میں وفات پاویں۔ جہاں سے میت کا لانا متعذر ہو تو ان کی وصیت قائم رہیگی اور خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسا ہی ہوگا کہ گویا وہ اسی قبرستان میں دفن ہوئے اور جائز ہوگا کہ ان کی یادگار میں ایک کتبہ اینٹ یا پتھر پر لکھ کر نصب کیا جائے۔ اور اس پر یہ واقعات لکھے جائیں۔"

(ضمیمہ الوصیت)

غرض یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے جو اس نے اپنے بندوں پر نازل فرمایا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حلقہ بیعت میں شامل ہیں۔ اور حضور کے تمام دعاوی پر صدق وصفا کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں۔ اس وقت اکناف عالم میں حضور کے متبعین لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ مگر وصیت کرنے والے پندرہ ہزار سے کچھ ہی زیادہ ہیں۔ یہ بات ہر ایک احمدی مرد اور عورت کے لئے غور اور فکر کرنے والی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جس نے ابھی وصیت نہیں کی ہے مگر اپنے گذارے کے لئے کچھ نہ کچھ ماہوار یا سالانہ کی صورت یا کچھ نہ کچھ جائداد رکھتا ہے کہ وہ کیوں اس وقت تک نظامِ وصیت سے باہر ہے۔ اور کیوں اس نے وصیت نہیں کی۔ لاکھوں کی جماعت سے پندرہ ہزار کے قریب موصیوں کا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ شاید جماعت کے ذمہ دار اراکین اور امراء اور صدر صاحبان نے مسئلہ وصیت کی اہمیت کو پورے طور پر جماعت کے سامنے نہیں رکھا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ پر یہ گمان نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر دیوانہ وار لبیک کہنے میں تذبذب اور تامل اختیار کرے۔ اسی خیال کے ماتحت مجلس مشاورت منعقدہ ۱۹۵۵ء میں موصیوں کی تعداد میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ

۱۔ سال میں ایک ہفتہ تحریکِ وصیت منایا جائے۔

۲۔ امراء اور صدر صاحبان مقامی طور پر وصایا کی پرزور تحریک کریں۔

۳۔ جلسہ سالانہ پر بذریعہ وفود وصیت کی تحریک کی جائے۔

اس فیصلہ کے مطابق گذشتہ تین سالوں سے "ہفتہ تحریک وصیت" منایا جا رہا ہے۔ اور اس سال بھی اس تحریک کے لئے ماہ مارچ کا چوتھا ہفتہ ۲۵ر تا ۳۱ر مارچ مقرر کیا جاتا ہے۔ اس ہفتہ میں ہر موصی اور عہدیدار مقامی جماعت ہائے احمدیہ کو چاہئیے کہ وہ وصیت کی غرض وغایت اور برکات و فوائد اپنے غیر موصی احباب اور رشتہ داروں کے ذہن نشین کر کے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء مبارک کے مطابق وصیت کرنے کی پرزور تحریک کریں۔ اس سلسلہ میں جماعت کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اور لجنات اماء اللہ کی صدر صاحبات سے مجلس کار پرداز یہ درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسالہ "الوصیت" اور اس کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر "نظامِ نو" کے روزانہ درس کا انتظام اس طریق پر فرمائیں کہ دونوں کتابوں کے مضامین سے ہر موصی اور غیر موصی یکساں طور پر ہفتہ کا تیسرا ہفتہ ختم ہونے سے قبل واقف و آگاہ ہو جائے۔ تا آخری ہفتہ میں عملی جد وجہد ہو سکے۔ عملی جد وجہد میں مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھا جائے۔

(اول) ۔ غیر موصی اصحاب و مستورات کو وصیت کرنے کی تحریک کی جائے۔ خواہ وہ ملازم پیشہ ہوں یا تاجر پیشہ یا زمیندار ہوں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس تحریک کا اصل مقصد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے مطابق اشاعتِ اسلام اور تبلیغ احکام قرآن اور امداد بیوگان ویتامیٰ ہے نہ کہ محض اموال کا جمع کرنا۔ لیکن ہم اپنے ان فرائض سے کماحقہٗ عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ متمول اور صاحبِ جائداد احباب نظامِ وصیت میں کثرت کے ساتھ شامل نہ ہوں۔ پس ضروری ہے کہ ان فرائض کو بجا لانے کے لئے نہ صرف متوسط الحال اصحاب کو ہی بلکہ خوشحال اور حیثیت والے احباب کو بھی اس مبارک تحریک میں شامل ہونے کے لئے زور سے ترغیب و تحریص دلائی جائے۔

دوم ۔ حصہ آمد اور حصہ جائداد کے نئے اور پرانے موصیوں کو یہ تحریک کی جائے کہ وہ اپنی وصیتوں کے معیار میں اضافہ کریں۔ یعنی حسب توفیق $\frac{1}{10}$ کی بجائے $\frac{1}{9}$ کی اور $\frac{1}{9}$ کی بجائے $\frac{1}{8}$ کی وصیت کریں۔ وعلیٰ ہذا القیاس $\frac{1}{3}$ تک۔

سوئم ۔ جن احباب کی وصایا بوجہ بقایا دار ہونے کے کسی وقت منسوخ ہو چکی ہیں۔ ان کو سمجھایا جائے کہ وہ پہلے بقائے ادا کر کے اپنی وصایا کو بحال کرانے کی کوشش کریں۔

چہارم ۔ اگرچہ قاعدہ یہی ہے کہ منقولہ جائداد کی وصیت کا حصہ موصی کی وفات کے بعد اس کے ورثاء ادا کریں۔ لیکن ترغیب دلائی جائے کہ منقولہ جائداد (مثلاً مستورات کے زیور اور مہر نقد روپیہ) کا حصہ وصیت اپنی زندگی میں ادا کریں۔

پنجم ۔ حصہ آمد کے موصی احباب سلسلہ کی روز افزوں ضروریات کے پیش نظر زور دیا جائے۔ کہ وہ آمد کا ماہوار حصہ شرح صحیح اور باقاعدگی کے ساتھ ادا کر کے اپنے مقررہ بجٹوں کو پورا کریں۔ اور اس کے ساتھ ہی اگر ان کے ذمہ سالہائے گذشتہ کا کچھ بقایا ہو تو اسے جلد ادا کرنے کی فکر کریں۔ خواہ وہ مالی سال کے اختتام سے قبل یکمشت ادا کریں اور خواہ ناموافق حالات کی صورت میں مجلس کار پرداز سے منظوری لے کر مناسب اور معقول اقساط کے ساتھ اپنا حساب صاف کریں۔

جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اور لجنات اماء اللہ کی صدر صاحبات سے یہ بھی گذارش ہے کہ اس تحریک کے سلسلہ میں ان کی مساعی کے جو بھی نتائج برآمد ہوں۔ ان کی اطلاع ۳۱ر مارچ کے معاً بعد بہت جلد دفتر وصیت کو دے کر ممنون فرماویں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

سیکرٹری مجلس کار پرداز بہشتی مقبرہ قادیان

درخواست ہائے دعا

۱۔ جماعت کے Grand old man مکرم محترم جناب سید ولایت علی صاحب جواب بہت کمزور ہو گئے ہیں (۲) مکرم محترم جناب خان بہادر مصاحب خان صاحب کی اہلیہ محترمہ بیمار ہیں اور زیر علاج اور مکرم خان بہادر صاحب کے بھائی عجب لعل خان صاحب ہسپتال میں برائے اپریشن داخل ہیں۔ (۳) مکرم لطف الرحمن صاحب کا لڑکا انور احمد میعادی بخار سے علیل ہے ان کو صحت کی بحالی کے لئے (۴) جماعت کے ہونہار نوجوان میاں عبدالرشید خان صاحب بی۔ ایس۔ سی اور میاں سید مفضل جلیل بی۔ اے کے امتحانوں میں اور میاں سید برہان الدین احمد اور میاں جمال الدین خان میٹرک کے امتحان میں اس سال شامل ہو رہے ہیں۔ ان سب کی کامیابی کے واسطے جماعت کے بزرگوں اور درویشوں کی خدمت میں درخواست ہے۔ اور خاکسار کے واسطے بھی خاص طور پر دعا فرماویں۔ خاکسار فضل الرحمٰن قائمقام امیر جماعت احمدیہ اڑیسہ

ولادت ۔ محترم مولوی عبداللہ صاحب فاضل مالا باری کے لڑکے جناب عبدالرحیم صاحب مالا باری کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۰/۲/۵۹ کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ خاکسار محمد عمر مالا باری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

پیشگوئی میں مصلح موعود کی تعیین

بشیر ثانی یعنی "محمود" کے متعلق کی گئی تھی

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی)

(۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی مصلح موعود کے ہر پہلو کو پوری وضاحت سے بیان کر کے مصلح موعود کی پیدائش کے مقصود وجود کی تعیین کر دی تھی۔ اور یہ کھول کر لکھ دیا تھا کہ

(۱) وہ نو سال کے اندر اندر پیدا ہوگا۔

(۲) وہ بشیر اوّل کے بعد بلا توقف پیدا ہوگا۔

(۳) وہ بشیر اوّل کے بعد جلد جلد پیدا ہوگا۔

(۴) اس کا نام خدا نے فضل، محمود اور بشیر ثانی رکھا ہے۔

(۵) اس موقعہ پر پہلا اشتہار میں اس کا ایک مزید نام بھی الہام میں بتایا تھا اور وہ تھا فضل عمر ہے۔

ہمیں جہاں آپ کی ان وضاحتوں پر تعجب آتا ہے کہ کس طرح الہامات نے مسلسل و متواتر اور پے در پے ان امور کو آپ پر کھول کر ایک چمکتا ہوا بے نظیر نشان دے کر اسلام اور آپ کی صداقت کو روز روشن کی طرح نمایاں کر دیا تھا۔ وہاں ہمیں ان کور دل مخالفین پر بھی حیرانی ہوتی ہے۔ کہ اس قدر روشن نشان کو ان واضح تعیینات کے ذریعہ سے پہچان لینا ان کے لئے کیوں مشکل ہے۔ یہ ایسا زبردست نشان ہے جس کی مثال کسی اور مذہب میں آج تک پائی نہیں گئی۔ مختلف اشتہاروں میں مصلح موعود کے مختلف ناموں کی وجہ سے جو مغالطہ کا امکان تھا وہ پورے طور پر دور کر دیا گیا تھا اور سبز اشتہار میں بتا دیا گیا تھا۔ کہ فضل، محمود اور بشیر ثانی اور فضل عمر مصلح موعود ہی کے نام ہیں۔ اور یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کے بعد پیدا ہونے والا لڑکا مصلح موعود ہی ہوگا نہ کہ کوئی اور۔ مگر افسوس ہے۔ کہ اہلِ پیغام پھر بھی اندھیرے ہی میں رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس واضح تخصیص و تعیین کے خلاف ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے حضور کی کتاب حجۃ اللہ مطبوعہ ۱۸۹۷ء کے حوالہ سے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ حضرت اقدس علیہ السلام نے گویا میعاد مقررہ کے گزر جانے کے بعد اس کتاب میں مصلح موعود کے متعلق یہ لکھا تھا کہ میں نے کسی لڑکے کی تعیین نہیں کی۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں، کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

"الہام کے ذریعہ کسی لڑکے کے متعلق تخصیص نہیں کی کہ موعود لڑکا کونسا ہے"

(مجدد اعظم جلد اصفحہ ۱۵۲)

ڈاکٹر صاحب اپنے اس مدعا کے ثبوت میں حجۃ اللہ سے یہ عبارت پیش کرتے ہیں۔

"ان اشتہارات میں کوئی ایسا الہام نہیں جس نے لڑکے کی تخصیص کی ہو کہ یہی موعود ہے...... بالغرض اگر میری یہی مراد ہوتی تو میرا کہنا اور خدا کا کہنا ایک نہیں میں انسان ہوں ممکن ہے اجتہاد سے ایک بات کہوں اور وہ صحیح نہ ہو" (حجۃ اللہ ص۲۰ ۱۸۹۷ء)

مگر اس جگہ بھی ڈاکٹر صاحب نے اصل حقیقت کو چھپایا ہے اور نہایت ہشیاری سے کام لے کر تصویر کا رخ بدل ڈالا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حجۃ اللہ کے مذکورہ بالا حوالہ میں یہ بتایا ہے:۔ اوّل بشیر اوّل کی پیدائش اور پھر وفات تک کسی اشتہار میں کسی لڑکے کے متعلق تعیین و تخصیص نہ کی گئی تھی۔ اور نہ یہ بتایا گیا تھا کہ پہلے یا دوسرے حمل میں ضرور لڑکا ہی پیدا ہوگا۔ کہ معترضین لڑکی کے پیدا ہونے پر اعتراض کریں۔ دوم کسی الہام میں اس وقت تک یہ تخصیص نہ کی گئی تھی کہ جو لڑکا بھی پہلے پیدا ہوگا وہ ضرور مصلح موعود ہی ہوگا کہ بشیر اوّل جو دوسرے حمل سے پیدا ہوا تھا کی وفات پر اعتراض کیا جاوے اور پیشگوئی کو غلط ٹھہرایا جائے۔ سوم۔ اگر میں نے بشیر اوّل کو مصلح موعود سمجھا تو یہ میرا اجتہاد تھا جو غلط تھا۔ اس کا الہام پر کوئی اثر نہیں۔ کیونکہ میرا اجتہاد خدا تعالےٰ کے کلام کے برابر نہیں ہو سکتا کہ اس میں کسی غلطی کا امکان نہ ہو۔

مگر ڈاکٹر صاحب نے ہشیاری سے اس حقیقت کی بجائے اس تحریر کو اس امر کے اظہار کے لئے استعمال کر لیا ہے کہ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ ظاہر فرمایا تھا کہ بشیر اوّل کی وفات کے بعد بھی الہام نے مصلح موعود کی پیدائش کے لئے کوئی تعیین و تخصیص نہ کی تھی۔ حالانکہ جیسا کہ میں اوپر دکھا چکا ہوں ان کی یہ بات اصل حقیقت کے سراسر خلاف ہے۔ سبز اشتہار میں یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو آپ نے الہام کے ذریعہ سے مصلح موعود کے بارہ میں بشیر اوّل کی وفات کے بعد کھول کھول کر تخصیص و تعیین بیان فرما دی تھی۔ اور اسی بارہ میں کئی وضاحتیں کر دی تھیں جن میں مصلح موعود کی پیدائش سے قبل ہی یہ بتا دیا گیا تھا کہ وہ فلاں لڑکا ہوگا

یہ ڈاکٹر صاحب کی دیدہ دلیری ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے ساتھ تمسخر اور ہنسی کھیل کرتے ہوئے جو جی میں آتا ہے کہتے چلے جاتے ہیں اور نہیں سوچتے کہ وہ نہ صرف اپنے آپ کو اور اپنے ساتھیوں کو بلکہ خدا کو بھی دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی بھی پسر چہارم مبارک کا نام مصلح موعود کے ناموں میں شامل نہیں فرمایا۔ اور نہ اسے کبھی مصلح موعود قرار دیا۔ مگر ڈاکٹر صاحب دعوکا بازی اور دھینگا مشتی سے کام لے کر بار بار یہ لکھتے چلے جاتے ہیں کہ حضرت صاحب نے بشیر اوّل کی طرح مبارک احمد کو مصلح موعود قرار دیا تھا۔ مگر اس کی وفات نے بتا دیا کہ مصلح موعود آئندہ کسی زمانہ میں پیدا ہوگا۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو سبز اشتہار میں اس کے خلاف یہ تحریر فرمایا تھا کہ

"پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے"

(سبز اشتہار)

اس عبارت سے ہر شخص یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ مصلح موعود کے مذکورہ الہامی ناموں میں مبارک کا نام نہیں آیا۔ پھر یہ کس طرح ممکن تھا کہ حضرت اقدس "محمود" کو تو مصلح موعود قرار دیتے اور مبارک کو مصلح موعود قرار دے دیتے۔ اتنی معمولی سی بات ڈاکٹر صاحب کی سمجھ سے بالا ہے۔ اس عبارت نے ڈاکٹر صاحب کے ہر دو وہموں کا پہلے سے ازالہ کر رکھا تھا۔ اس میں قبل پیدائش مصلح موعود کی تعیین بھی موجود ہے۔ اور یہ بھی کہ مبارک مصلح موعود کا کوئی نام نہیں۔ پھر حضرت اقدس محمود کو چھوڑ کر مبارک کو کس طرح مصلح موعود قرار دے سکتے تھے۔ مبارک کو مصلح موعود قرار دینے کا جواب قبل ازیں میرے بعض مضامین میں تفصیل سے گزر چکا ہے۔

عورتوں کے لئے پردہ (بقیہ صا)

رہی۔ مگر جس صورت میں کہ مغرب نے عورت کو بے حجابی کی کھلی چھٹی دیکر معاشرتی پہلو سے تلخ تجربات کئے ہیں ہمارے ملک کے نیتاؤں کا ایک طرف مغربی فکر اور ان کی غلامی کے جوئے سے آزاد ہونے پر فخر کرنا مگر ساتھ ہی ان کے خیالات کی تقلید ترک نہ کرنا ذہنی غلامی سے کسی صورت میں کم نہیں۔

عورت کے لیے پردہ کے متعلق زیادہ تفصیلات میں نہ جاتے ہوئے صرف اسی قدر بات کا ذہن نشین کر لینا کافی ہے۔ کہ عورت اور مرد دونوں کے الگ الگ فطرتی تقاضوں کا لحاظ کرنا ضروری ہے جب بھی ایک نوع کے حدود کو توڑا جائے گا ضرور ہے کہ ملائکہ کی بجائے شیطانی راہ پائے جو انسان کو انسانیت کے بلند مقام سے گرا کر حیوانیت پر پہنچا دے۔ چنانچہ مسٹر آچاریہ جے بی کرپلانی کی وہ تقریر جو آپ نے ۲ر فروری ۱۹۵۹ء کو لکھنؤ یونیورسٹی میں طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمائی باعث عبرت ہونی چاہیئے۔ آپکی اس تقریر کی مختصر رپورٹ اخبار پرتاپ جالندھر مجریہ ۴ر فروری ۱۹۵۹ء میں اس طرح شائع ہوئی ہے:۔

"لکھنؤ ۲ر فروری آچاریہ جے بی کرپلانی نے کل لکھنؤ یونیورسٹی کے طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے انہیں یہ تلقین کی کہ نوجوان لڑکیوں اور عورتوں کے تئیں بداخلاقی سے پیش آنا چھوڑ دیں اور ایسے خیالات پیدا نہ کریں جس سے عورتوں کو پھر پردہ جیسی قبیح رسم اختیار کرنی پڑے۔ آپ نے مزید کہا کہ مہاتما گاندھی کی قیادت میں عورتوں کو بڑی مشکل اور ترغیب سے صدیوں پرانے پردے سے نجات ملی ہے لیکن اگر عورتوں پر آوازے کسنے کا یہی سلسلہ جاری رہا تو وہ اب نہیں دے سکتیں تو عورتوں کو مجبوراً پھر پردہ اختیار کرنا پڑے گا"

قرآن کریم کے نازل کرنے والے نے کیا ہی سچ فرمایا کہ

من اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا

جس نے میرے ذکر یعنی قرآنی تعلیم سے منہ موڑا اسے تنگ زندگی کا سامنا کرنا ہوگا!!

دنیا نے اپنی حد سے بڑھی ہوئی آزادی سے عورت کو بے حجابی کا سبق دیا اور اسے ترقی کا ایک ذریعہ خیال کیا مگر جب اس کی اس کارروائی کا عملی نتیجہ برآمد ہوا تو دیکھا کہ انسان انسان نہیں تھا بلکہ وہ ایک حیوان تھا جسے اپنے افعال و کردار کے لیے نیک و بد کی تمیز نہیں ہوتی!! ذرا آیت کریمہ میں ذکر سے مراد قرآن ہے جس سے مراد اسلامی تعلیم ہے جس میں پردہ کے احکام ذہن میں رکھ کر اچاریہ جی کی تقریر کا مندرجہ بالا خلاصہ ایک بار پھر مطالعہ کیجئے۔ کیا عورتوں کی نسبت علماء میں بڑھتی ہوئی بے باکی معیشۃ ضنکا کی تفسیر نہیں؟ پھر اس سے بڑھ کر اسلامی احکام کی افضلیت کا اور کون واضح ہو سکتا ہے!!

برہ پورہ (بھاگلپور) میں جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم

۱۸ر جنوری۔ بعد نماز مغرب مکرم مولوی ابوطاہر صاحب کے بنگلہ پر زیر صدارت مکرم مولوی محمد ابراہیم احمد صاحب ایک جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے چالیس منٹ تک "محمد رسول اللہ صلعم مسیح موعودؑ کی نظر میں" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہٗ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں حالات حاضرہ کے متعلق" کے موضوع پر خاکسار نے ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ آخر میں صدر محترم نے صداقتی تقریر کی۔ بعد دعا جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

برہ پورہ کے احمدی وغیر احمدی دوستوں کے علاوہ بھاگلپور کے احمدی دوستوں نے بھی اجلاس میں شرکت فرمائی۔ حاضرین کی تواضع چائے سے کی گئی۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

اس جلسہ کے تمام اخراجات مکرم مولوی ابوطاہر صاحب بی۔ اے نے ادا کئے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو ابھی ابھی بی۔ ایڈ کے امتحان میں کامیابی دی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ عزیز موصوف کو نمایاں رنگ میں دینی اور دنیوی ترقیات عطا فرما دے۔

خاکسار عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ نزیل رانچی۔

تربیتی جلسہ کنہ پورہ (کشمیر)

مورخہ ۵ر جنوری ۱۹۵۹ء بروز جمعہ ۱۱ بجے صبح سے ایک تربیتی جلسہ خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جلسہ میں شورت و کنہ پورہ کے تقریباً سارے احباب حاضر تھے تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب اوگام کی تقریر "عہدیداران کا فرض" کے موضوع پر ہوئی۔ اس کے بعد مولوی شیخ حمید اللہ صاحب کی تقریر "غیروں میں رشتہ کرنے کے نقصانات" پر ہوئی۔ خاکسار کی تقریر کا موضوع "مومنوں کی برادری" تھا۔ اس کے بعد مولوی غلام احمد صاحب مبلغ جماعت احمدیہ کنہ پورہ (جو جلسہ کے منتظم بھی تھے) کی تقریر "اعلےٰ اخلاق کی ضرورت" پر ہوئی۔ مولوی صاحب نے نہایت اچھے انداز میں اپنی تقریر فرمائی۔ خدا کے فضل سے جلسہ کا اچھا اثر رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

خاکسار غلام نبی منصور ہیڈ ماسٹر کنہ پورہ کولگام کشمیر

ضروری اعلان

احباب جماعت ہائے ہندوستان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ پاکستان میں حقیقت پسند پارٹی کے نام سے ایک فتنہ پرور اور شر انگیز پارٹی پائی جاتی ہے اس بد نیت اور فساد پرور گروہ کا کام سلسلہ حقہ کو بدنام کرنا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذات و الاصفات جس کی صداقت اور برگزیدگی آسمانی اور خدائی نشانوں سے ظاہر ہو چکی ہے پر جھوٹے الزامات لگانا ہے اور اس ناپسندیدہ غرض کو پورا کرنے کے لئے ان کی طرف سے کئی گندے پمفلٹ اور اشتہار شائع ہو کر بعض ہندوستانی احمدیوں کے نام بھی بھجوائے جاتے ہیں۔ یہ پمفلٹ اس قدر گندے اور اشتعال انگیز اور جھوٹے پراپیگنڈا پر مشتمل ہیں۔ کہ کوئی مخلص احمدی ان کو برداشت نہیں کر سکتا۔

احباب سے التماس ہے کہ اگر کسی دوست کے پتہ پر ایسے اشتہار یا پمفلٹ موصول ہوں تو وہ غیرت ایمانی کی وجہ سے ان کو تلف کر دے یا مرکز میں ضروری کارروائی کے لئے بھیج دے۔

ناظر امور عامہ قادیان

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم مولوی منصور علی صاحب وکیل۔ سکریٹری مال برہ پورہ ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ آجکل کلکتہ میں زیر علاج ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے وکیل صاحب موصوف کی کامل صحتیابی کے لئے دردمند دل کے ساتھ درخواست دعا ہے:

خاکسار عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ نزیل رانچی (بہار)

(۲) ہمارے مبلغ رانچی مکرم سید صمصام الدین صاحب تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کو آئے دن بوجہ تقاضائے عمر کسی نہ کسی عارضہ کی شکایت رہتی ہے۔ اس وقت سخت کھانسی زکام اور اعضاء میں درد ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ اور بہتر رنگ میں خدمات کے مواقع عطا فرماتا رہے۔ آمین ‌‌

مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ

خدمتِ دین کیلئے نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے توسیع تبلیغ کی تحریک محتاج بیان نہیں۔ اس اہم فریضہ کو محکم بنیادوں پر سرانجام دینے کے لئے ایک عرصہ سے مرکز سلسلہ قادیان میں مدرسہ احمدیہ جاری ہے اور خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ اس مدرسہ کے فارغ التحصیل نوجوان آج اکناف عالم میں اسلام و احمدیت کی امن بخش تعلیم پھیلانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

تقسیم ملک کے بعد عرصہ پانچ سال سے سابقہ معیار کے مطابق اس مدرسہ کی کلاسیں جاری ہو چکی ہیں۔ زیر تعلیم طلباء جوں جوں اوپر کی کلاسوں میں ترقی پاتے جا رہے ہیں ان کی جگہ لینے کے لئے ہر سال نئے طلباء کے داخلہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس اہم قومی فریضہ کی انجام دہی کے لئے اپنے اپنے حلقہ میں خاص تحریک کر کے زیادہ سے زیادہ تعداد میں مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت کے لئے ہونہار اور ذہین طلباء کو دینی تعلیم کی خاطر مرکز میں بھیجیں۔

مدرسہ احمدیہ میں میٹرک پاس یا کم سے کم مڈل پاس اردو جاننے والے پندرہ سال سے بیس سال کی عمر کے طلباء لئے جاتے ہیں اس لئے اس طور سے خدمتِ دین بجا لانے کے خواہشمند نوجوانوں کو فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے ہونہار قابلِ امداد طلباء کو مرکز کی طرف سے کچھ وظیفہ بھی دیا جائے گا جو بیس روپیہ ماہوار تک ہوگا۔

چونکہ نئے تعلیمی سال کی کلاس یکم اپریل سے شروع ہوگی۔ اس لئے اپنی درخواستیں ۱۰ر مارچ تک دفتر تعلیم و تربیت میں پہنچ جانی چاہئیں تاکہ مرکز کی منظوری کے بعد ان کو قادیان آنے کی اجازت دی جا سکے اور طلباء وقت پر آکر پڑھائی شروع کر دیں۔ درخواست میں حسب ذیل امور کی صراحت ضروری ہے۔

نام۔ ولدیت۔ عمر۔ صحت۔ والد یا سرپرست کا نام و پیشہ۔

ایسی درخواستیں ڈاکٹری اور تعلیمی سرٹیفکیٹ کے علاوہ مقامی صدر جماعت یا مبلغ کی سفارش کے ساتھ دفتر ہذا میں پہنچنی چاہئیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

ضرورت ہے!

نصرت گرلز سکول قادیان کے لئے ایک احمدی ٹرینڈ میٹرک پاس استانی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کا گریڈ ۸۰-۳/۱-۵۰ علاوہ مہنگائی الاؤنس ۲۰/- ہوگا ایسی بہنیں جو قادیان دارالامان کی رہائش کی متمنی ہیں اپنی درخواستیں معہ نقل سرٹیفکیٹ اور مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ دفتر تعلیم و تربیت قادیان میں بھجوائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

نوماہی بجٹ اور وصولی

احباب جماعت اور عہدیداران کو خاص توجہ کرنے کی ضرورت ہے

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی طرف سے نوماہی آمد چندہ جات کی پوزیشن کا جائزہ لینے کے بعد جن جماعتوں کی اصل آمد نسبتی بجٹ کے مطابق نہیں ہوئی کے سیکرٹریان مال کو کمی آمد پورا کرنے کے لئے توجہ دلائی جا چکی ہے۔ چونکہ موجودہ مالی سال کی آخری سہ ماہی شروع ہو چکی ہے۔ اور بجٹ کے مطابق سو فیصدی وصولی کرنے کے لئے خاص توجہ اور کوشش کی ضرورت ہے۔ اس لئے جملہ بقایا دار احباب اور عہدیداران کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ فوری توجہ کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ جن جماعتوں میں منتظمین صاحبان موجود ہیں وہاں بقایا دار احباب کو ادائیگی کی تحریک کے لئے ان کا پورا تعاون بھی حاصل کیا جائے۔ دوستوں کو یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ متوقع بجٹ آمد کے مطابق مرکزی اخراجات کئے جاتے ہیں۔ اور سال کے آخر تک اگر سو فیصدی وصولی نہ ہو۔ تو سلسلہ کے کاموں کو معیاری اثر کھتے ہیں کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے۔

لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ جماعت کے جملہ احباب اپنی ذمہ داری کا پورا احساس کرتے ہوئے عملی طور پر اسبات کا ثبوت دیں گے۔ کہ وہ درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہیں۔ اور مالی قربانیوں کے میدان میں ان کا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جملہ احباب اور عہدیداران کو فرض شناسی کی توفیق بخشے اور ان کی کوششوں کو اپنے فضل سے نوازے اور بابرکت بنائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

بنکوں میں جمع شدہ روپیہ پر زکوٰۃ واجب ہے

زکوٰۃ کی اہمیت و فرضیت کسی مسلمان سے پوشیدہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اقامت الصلوٰۃ کے ارشاد کے ساتھ ہی ایتاء الزکوٰۃ کا حکم دیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح تارک الصلوٰۃ مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ اسی طرح صاحب نصاب تارک الزکوٰۃ بھی مسلمانوں کی صف میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔

بعض اوقات لاعلمی کی وجہ سے انسان کسی فرض کی ادائیگی سے محروم رہ جاتا ہے اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ اُن احباب کو جنکی رقوم بنکوں میں جمع ہیں اس امر سے آگاہ کیا جاتا ہے کہ بنکوں میں جمع شدہ روپیہ پر بھی زکوٰۃ واجب ہے کیونکہ اس روپیہ کی حیثیت بھی ایسی ہی ہوتی ہے جیسے گھروں میں رکھے ہوئے کی جسے ضرورت پر کسی وقت بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

پس اُن احباب جماعت سے جن کی رقوم بنکوں میں جمع ہیں التماس ہے کہ ایسی رقوم پر زکوٰۃ ادا کریں ایسے اموال جن پر زکوٰۃ ادا کر دی جاتی ہے وہ پاکیزہ اور بابرکت ہوتے ہیں۔

ناظر بیت المال قادیان

قابل تقلید مثال

مکرم و محترم بی ایم عبد الرحیم صاحب (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بنگلور) پروپرائٹر ایم موسیٰ رضا صاحب اینڈ سنز بنگلور نے ماہ مئی ۱۹۵۸ء سے اکتوبر ۱۹۵۸ء تک دار التبلیغ بنگلور کے لئے اپنا مکان بغیر کسی معاوضہ کے دیا۔ اسی سال میں ان کے صاحبزادہ مکرم محمد عبیداللہ صاحب نے بھی اسی قدر رقم کی طرف سے مبلغ یکصد روپیہ اخبار بدر کے پرچے مختلف لائبریریوں اور ادارہ جات کو جاری کرنے کے لئے دیئے۔ اور انہوں نے مبلغ تین صد روپیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت انگریزی کی طباعت میں بھی دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے اور ان کے کاروبار میں برکت دے۔

ناظر دعوت وتبلیغ قادیان

کیا آپ اپنا اور اپنی جماعت کا وعدہ بھجوا چکے ہیں؟

اگر نہیں تو ۲۹ رفروری تک وعدوں کی فہرست مکمل کریں

جن جماعتوں کے وعدے ابھی تک نہیں آئے یا جن کے وعدوں کی ایک دو قسطیں آچکی ہیں مگر ان کی فہرست ابھی مکمل نہیں ہوئی ہے بلکہ بعض احباب وعدے کرنے والے باقی ہیں اور دفتر کا ریکارڈ بتلاتا ہے کہ ان کی فہرست نامکمل ہے۔ ان کو دفتر کی طرف سے قبل ازیں جلد وعدے بھجوانے کے بارے میں یاد دہانی کرائی جا چکی ہے۔ اس لئے جماعتوں کے امیر یا صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال فوری توجہ فرمائیں۔ کیونکہ احباب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عرفان و حقائق سے پُر تقریر جلسہ سالانہ والی پڑھ لی ہوگی۔ اور امسال اخلاص میں زیادتی ہوئی ہوگی۔ اب آپ تحریک جدید کے تبلیغی کام میں قدم اُٹھا کر ۲۹ رفروری تک اپنے وعدوں کی فہرست مکمل کر کے دفتر ہذا میں بھجوا دیں تاکہ دفتر وعدہ کنندگان کے نام بغرض دعا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جلد پیش کر سکے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناقد فاضل

انسپکٹر بیت المال از ۱۲ فروری ۵۹ تا ۱ اپریل ۵۹

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے عہدیداران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناقد فاضل انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق از ۱۲ فروری ۵۹ تا ۱ اپریل ۵۹ بغرض معائنہ حسابات و وصولی چندہ جات دورہ کریں گے۔ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ سے توقع ہے کہ وہ اس سلسلہ میں انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	روانگی از جماعت	تاریخ روانگی	رسیدگی از جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	کیفیت
۱	کلکتہ	۱۲-۲-۵۹	بھرت پورہ	۱۳-۲-۵۹	۱ دن	
۲	بھرت پور	۱۴-۲-۵۹	ابراہیم پور	۱۵-۲-۵۹	۱ ؍؍	
۳	ابراہیم پور	۱۶-۲-۵۹	کلکتہ	۱۷-۲-۵۹	۳ ؍؍	
۴	کلکتہ	۲۰-۲-۵۹	بھاگلپور	۲۱-۲-۵۹	۲ ؍؍	
۵	بھاگلپور	۲۳-۲-۵۹	بڑہ پورہ	۲۴-۲-۵۹	۱ ؍؍	
۶	بڑہ پورہ	۲۵-۲-۵۹	موتی ہاری	۲۶-۲-۵۹	۱ ؍؍	
۷	موتی ہاری	۲۶-۲-۵۹	مظفر پور	۲۶-۲-۵۹	۱ ؍؍	
۸	مظفر پور	۲۷-۲-۵۹	پٹنہ	۲۷-۲-۵۹	۱ ؍؍	
۹	پٹنہ	۲۸-۲-۵۹	بنارس	۲۸-۲-۵۹	۱ ؍؍	
۱۰	بنارس	۲-۳-۵۹	فیض آباد	۲-۳-۵۹	[illegible]	
۱۱	فیض آباد	۱-۳-۵۹	راٹھ	۳-۳-۵۹	۳ ؍؍	
۱۲	راٹھ	۴-۳-۵۹	چنگاڈس	۴-۳-۵۹	۱ ؍؍	
۱۳	چنگاڈس	۵-۳-۵۹	کانپور	۵-۳-۵۹	۲ ؍؍	
۱۴	کانپور	۶-۳-۵۹	شاہجہانپور	۷-۳-۵۹	۴ ؍؍	
۱۵	شاہجہانپور	۱۱-۳-۵۹	بریلی	۱۱-۳-۵۹	۱ ؍؍	
۱۶	بریلی	۱۲-۳-۵۹	سردارنگر	۱۲-۳-۵۹	۱ ؍؍	
۱۷	سردارنگر	۱۳-۳-۵۹	امروہہ	۱۳-۳-۵۹	۲ ؍؍	
۱۸	امروہہ	۱۵-۳-۵۹	صالح نگر	۱۶-۳-۵۹	۳ ؍؍	
۱۹	صالح نگر	۱۹-۳-۵۹	علی پور کھیڑہ	۱۹-۳-۵۹	۲ ؍؍	
۲۰	علی پور کھیڑہ	[illegible]-۳-۵۹	لکھنؤ معہ کرولی	۲۰-۳-۵۹	۳ ؍؍	
۲۱	لکھنؤ	۲۳-۳-۵۹	ساندھن	۲۳-۳-۵۹	۲ ؍؍	
۲۲	ساندھن	۲۵-۳-۵۹	سبجپور	۲۵-۳-۵۹	۱ ؍؍	
۲۳	سبجپور	۲۶-۳-۵۹	کشن گڑھ	۲۶-۳-۵۹	۳ ؍؍	
۲۴	کشن گڑھ	۲۸-۳-۵۹	دہلی	۲۹-۳-۵۹	۱ دن	
۲۵	دہلی	۲۹-۳-۵۹	انجولی	۳۰-۳-۵۹	۱ ؍؍	
۲۶	انجولی	۳۱-۳-۵۹	بجوپورہ	۳۱-۳-۵۹	۱ ؍؍	
۲۷	بجوپورہ	۱-۴-۵۹	انبیٹہ	۱-۴-۵۹	۱ ؍؍	

خبرنامہ

واشنگٹن ۶ فروری۔ وہائٹ ہاؤس کے ایک ترجمان نے آج بیان پر کہا کہ وزیر اعظم روس نے صدر امریکہ کو روس آنے کی جو دعوت دی ہے صدر آئزن ہاور اس پر غور کریں گے۔ لیکن ملکہ آشندہ کے واقعات سے اسباب کی امید پیدا ہو کہ ان کا دورہ روس امن کے استحکام میں معاون اور مفید ثابت ہوگا۔ اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ صدر آئزن ہاور کے روس جانے کا کوئی امکان نہیں ہے۔

کراچی ۶ فروری۔ پاکستان کی مرکزی حکومت نے ایک کمیشن مقرر کیا ہے۔ جو صوبائی نظم و نسق میں تبدیلیوں کے متعلق رپورٹ پیش کرے گا اور ڈویژنوں کی جدید حدود متعین کرے گا۔ اور ڈویژنل کمشنر کو مزید انتظامی و مالی اختیارات دینے کے متعلق رپورٹ پیش کرے گا گورنر مغربی پاکستان مسٹر اختر حسین اس کمیشن کے صدر ہوں گے

واشنگٹن ۷ فروری۔ امریکی محکمہ بحریہ کے ریسرچ چیف (سب سے بڑے تحقیق افسر) نے بتایا ہے کہ امریکہ کا مصنوعی چاند وینگارڈ اول ۱۷ مارچ ۱۹۵۸ء سے اپنے مدار پر زمین کے گرد گھوم رہا ہے۔ اس کے متعلق اصل میں جو پیشگوئی کی گئی تھی کہ یہ دو سو برس تک خلا میں قائم رہے گا۔ اب اندازہ لگایا گیا ہے کہ یہ دو ہزار برس تک اپنے مدار پر گھومتا رہے گا۔

ایوان نمائندگان کی سائنس اور سیارگان کے متعلق کمیٹی کے سامنے بیان دیتے ہوئے محکمہ بحریہ کے تحقیقی اور ترقیاتی شعبے کے نائب افسر اعلیٰ جان ٹی ہیورڈ نے کہا کہ وینگارڈ مصنوعی چاند ابھی تک وہ کام خوش اسلوبی سے پورا کر رہا ہے جس کے لئے یہ بنایا گیا تھا تقریباً سال بھر مدار پر رہنے کے باوجود یہ ابھی تک چالو ہے۔ ایڈمرل ہیورڈ نے مزید کہا کہ ۱۷ مارچ ۱۹۵۸ء سے یکم جنوری ۱۹۵۹ء تک وینگارڈ نے پانچ کروڑ میل کی مسافت طے کی ہے۔ اس کی آفتابی حرارت والی بیٹریاں ابھی تک کام کر رہی ہیں۔ اور اس میں جو ریڈیو ٹرانسمیٹر رکھے گئے ہیں ان کے ذریعہ معلومات بہم پہنچ رہی ہیں۔

نئی دہلی ۶ فروری۔ روز گذشتہ وزیر اعظم نہرو اور وزیر اعظم افغانستان سردار محمد داؤد خاں جو ان دنوں بھارت کے دورہ پر آئے ہوئے ہیں نے ہندوستان اور افغانستان کے قدیم روابط اور تعلقات کا تذکرہ کرتے ہوئے آج کی امن پسندانہ پالیسیوں اور غیر جانبداریوں کا بھی ذکر کیا۔ جن کی بدولت دونوں ملک ایک دوسرے کے اور بھی قریب آ گئے ہیں۔ دونوں وزراء اعظم نے یہ الفاظ ایک ضیافت کے دوران کہے جو وزیر اعظم افغانستان سردار داؤد خاں کے اعزاز میں مسٹر نہرو کی جانب سے دی گئی تھی۔

بلند شہر۔ مجسٹریٹ کی طرف سے بلائی گئی پریس کانفرنس میں محکمہ مویشیان کے افسر نے بتایا کہ آوارہ گایوں کو پکڑنے کے لئے کوئی تیار نہیں جن سے کہ فصلوں کو کافی نقصان پہنچا ہے آپ نے بتایا کہ حکومت کی طرف سے گایوں کو پکڑنے کے لئے پندرہ روپیہ فی گائے مقرر ہے۔ اس پر ایک اخباری نمائندہ نے بتایا کہ گائے کو پکڑنے پر تنگ بھنگ پچاس روپیہ خرچ ہوتے ہیں۔ اسی نامہ نگار نے بتایا کہ خورجہ کی طرف ایسی گایوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے پریس کانفرنس میں تمام محکموں کے اعلیٰ افسران موجود تھے۔

نئی دہلی ۹ فروری۔ راشٹرپتی ڈاکٹر راجندر پرشاد نے آج پارلیمنٹ کا بجٹ سیشن شروع کیا۔ انہوں نے دونوں ہاؤسوں کے مشترکہ اجلاس میں افتتاحی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ سال بھارت نے بلا ترقی کی ہے۔ اس پر دیش واسی اپنے آپ کو مبارکباد دے سکتے ہیں۔ تیسرے پلان کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس پلان کا مقصد ملک کی آمدنی میں تیزی سے اضافہ کرنا۔ صنعتیں قائم کرنا۔ قومی سطح پر روزگار مہیا کرنا اور آمدنی اور دولت میں عدم مساوات کم کرنا ہے۔ امید ہے کہ تیسرے پلان کے آخر میں بنیادی صنعتی اور زراعتی پیداوار میں اضافہ اور دیہاتی ترقی کے لئے ٹھوس بنیاد قائم ہو جائے گی۔ راشٹرپتی کا ایڈریس سننے کے لئے گیلریاں سفارتی نمائندوں اور دیگر زائرین سے بھری پڑی تھیں انہوں نے ایک گھنٹہ ایڈریس پڑھا۔ انہوں نے پہلے ہندی میں اور پھر انگریزی میں تقریر کی۔ انہوں نے اپنے ایڈریس میں جو معمول کی نسبت زیادہ طویل تھا۔ گذشتہ سال مختلف شعبوں میں سرکار کی طرف سے شروع کردہ کاموں کا ذکر کیا انہوں نے کہا کہ حکومت کا مقصد جمہوری اور سوشلسٹ سماج کی تعمیر کرنا ہے۔ جس میں پورے طور پر اور لوگوں کی مرضی کے مطابق ترقی کی جا سکے خوراک کے معاملہ میں خود کفیل ہونے اور زراعت کو منافع بخش بنانے کے لئے حکومت زرعی اصلاحات کو ترقی دے گی۔ آئندہ فصل ربیع کے حوصلہ افزا اصلاحات کا ذکر کرتے ہوئے راشٹرپتی نے کہا کہ چاول کی فصل اچھی ہونے سے چاول کی قیمتیں کم ہو گئی ہیں۔ حکومت اناج کا کافی ذخیرہ کرنا اور اناج کے سرکاری کاروبار کے دائرہ کو وسیع کرنے کا عزم رکھتی ہے۔ موجودہ آثار کے مطابق ربیع کی فصل بھی اچھی ہوگی۔ صنعتی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بحیثیت مجموعی صنعتی ترقی ہوائی ہوئی ہے۔ لیکن بعض صنعتوں خاص کر کپڑا کی صنعت میں پیداوار کم ہو گئی ہے۔

چنڈی گڑھ ۹ فروری۔ بھارت کے مردم شماری کمشنر شری اشوک مترا نے آج ایک پریس کانفرنس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ۱۹۶۱ء کی مردم شماری تک بھارت کی آبادی چار پانچ کروڑ بڑھ جائے گی ۱۹۵۱ء کی مردم شماری کے مطابق بھارت کی آبادی ۳۵ کروڑ ۸۰ لاکھ تھی اور ۱۹۶۱ء کی مردم شماری میں اس کے ۴۰ سے ۴۱ کروڑ تک ہونے کا اندازہ ہے۔ آپ نے بتایا کہ مردم شماری کا کام ۱۹۶۰ء کے آغاز ہی سے شروع ہو جائے گا کوشش ہو رہی ہے۔ کہ مردم شماری کے سپرنٹنڈنٹ مارچ تک مقرر ہو جائیں۔ آپ نے بتایا کہ اگلی مردم شماری میں زیادہ زور صنعتی اور اقتصادی امور پر دیا جائے گا۔ اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ کتنے لوگ زراعت پر انحصار رکھتے ہیں اور کتنے گھریلو اور چھوٹے پیمانہ کی صنعتوں پر۔ آپ نے بتایا کہ سماجی سروے صرف ملک کے پانچویں دیہات میں کیا جا سکا ان دیہات میں لوگوں سے دیہات کی سڑکوں سکولوں ہسپتالوں پینے کے پانی کے انتظامات اور سماجی رسم و رواج کے بارے میں اعداد و شمار حاصل کئے جائیں گے۔

نئی دہلی ۹ فروری۔ انڈین نیشنل کانگرس کی نئی صدر شریمتی اندرا گاندھی نے جنہوں نے کل اپنے عہدہ کا چارج سنبھالا تھا۔ آج ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ وہ کانگرس کی نئی ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کے ناموں کا اعلان ایک ہفتہ کے اندر اندر کر دیں گی۔ اور کہ وہ کسی عورت کو ایک جنرل سیکرٹری نامزد کریں گی۔ آپ نے کہا نئی ورکنگ کمیٹی نامزد کرتے وقت انہیں یہ امر ملحوظ رکھنا ہوگا کہ انہیں بہت سے عناصر کو ساتھ لے کر چلنا ہے اور یہ بھی دیکھنا ہے کہ مختلف صوبوں خصوصاً بڑے بڑے صوبوں کو پوری نمائندگی دی جائے۔ انہوں نے کانگرس کی تنظیم اور پالیسی کے بارے میں متعدد سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ آپ ملک کے ترقیاتی پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ان تمام اصحاب کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کریں گی۔ جو کہ کانگرس کو چھوڑ گئے ہیں اس سلسلہ میں آپ ذاتی طور پر ایسے اشخاص سے فرداً فرداً یا گروپوں کی حیثیت میں مل کر اپیل کریں گی کہ وہ اس معاملہ میں متحدہ محاذ بنائیں۔